WED.28.Jan.2026
VOLUME:21 NO:24
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 28/جنوری 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 24
7/شعبان المعظم 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات = 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

کانگریس کی بجٹ اجلاس حکمتِ عملی طے

پہلے مرحلے میں منریگا، خارجہ پالیسی اور روپے کی گرتی قدر پر جارحانہ موقف

نئی دہلی: 27/ڈسمبر (ایجنسیز) کانگریس نے پارلیمنٹ کے 28 جنوری سے شروع ہونے جا رہے بجٹ اجلاس کے لیے اپنی حکمتِ عملی کو حتمی شکل دینے کے مقصد سے پارلیمانی اسٹریٹجی گروپ کی اہم میٹنگ منعقد کی، جو منگل کو سی پی پی چیئرپرسن سونیا گاندھی کی رہائش گاہ پر ہوئی۔ میٹنگ کی صدارت سونیا گاندھی نے کی، جس میں کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں قائد حزبِ اختلاف راہل گاندھی اور پارٹی کے سینئر قائدین شریک ہوئے۔ اجلاس میں بجٹ اجلاس کے پہلے مرحلے کے دوران ایوان میں اٹھائے جانے والے اہم سیاسی، سماجی اور اقتصادی موضوعات پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر سید ناصر حسین کے مطابق، اجلاس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ پہلے مرحلے میں منریگا سب سے بڑا اور مرکزی مسئلہ ہوگا۔ پارٹی کا موقف ہے کہ حکومت نے اس اسکیم کو کمزور کیا ہے، جس کا براہِ راست اثر دیہی مزدوروں اور کمزور طبقات پر پڑ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایس آئی آر معاملے کو بھی پوری شدت کے ساتھ ایوان میں اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا۔ میٹنگ میں ماحولیاتی خدشات سے جڑے معاملات پر بھی توجہ دی گئی۔ کانگریس نے طے کیا کہ اراولی پہاڑی سلسلے اور گریٹ نکوبار پروجیکٹ سے متعلق امور کو پارلیمنٹ میں نمایاں طور پر پیش کیا جائے گا۔ پارٹی کے مطابق، ان منصوبوں سے ماحولیات، حیاتیاتی تنوع اور مقامی آبادی کے مفادات کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے، جس پر حکومت سے جواب طلب کیا جانا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں، جموں وکشمیر اور لداخ کے ریاستی درجہ کو بحال کرنے کے مسئلے پر بھی ایوان میں بحث چھیڑنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ ان خطوں کے عوام طویل عرصے سے اپنے جمہوری حقوق اور ریاستی شناخت کی بحالی کا مطالبہ کر رہے ہیں، جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ اجلاس میں اندور اور بنگلورو میں آلودہ پانی کے باعث ہونے والی اموات کا معاملہ بھی زیر بحث آیا اور اسے انسانی جانوں سے جڑا سنگین مسئلہ قرار دیتے ہوئے پارلیمنٹ میں اٹھانے پر اتفاق ہوا۔ خارجہ پالیسی کے محاذ پر بھی کانگریس نے حکومت کو گھیرنے کی حکمت عملی بنائی ہے۔ پارٹی کے مطابق ہندوستان کی خارجہ پالیسی کمزور ہو رہی ہے، امریکہ کی جانب سے ٹیرف اور روس سے تیل خریدنے کے معاملے پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے، جو حکومت کی سفارتی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔

کرناٹک: منریگا تنازعہ کے درمیان ریاستی حکومت کا اہم فیصلہ، مہاتما گاندھی کے نام پر رکھے جائیں گے تمام گرام پنچایتوں کے نام

بنگلورو: (ایجنسیز) مرکزی حکومت نے مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (منریگا) کو وکست بھارت-روزگار اور آجیویکا مشن (گرامین) (وی بی-جی رام جی) بل 2025 متعارف کرایا ہے۔ کانگریس سمیت مختلف اپوزیشن پارٹیوں نے اس منصوبہ سے مہاتما گاندھی کا نام ہٹائے جانے کی مخالفت کر رہی ہے۔ اس مخالفت کے درمیان کرناٹک کی کانگریس حکومت نے تمام گرام پنچایتوں کے نام مہاتما گاندھی پر رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ منگل (27 جنوری) کو بنگلورو میں منریگا کا نام بدلے جانے کے خلاف کانگریس نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ ''کانگریس پارٹی اور ریاستی حکومت نے مہاتما گاندھی کا نام ہمیشہ زندہ رکھنے کے لیے ریاست کے تمام گرام پنچایتوں کا نام مہاتما گاندھی کے نام پر رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔'' منریگا اسکیم کو پھر سے شروع کرنے کے مطالبے کو لے کر بنگلورو کے فریڈم پارک میں کانگریس کے ایک بڑے احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ''آنے والے دنوں میں گرام پنچایتوں کا نام مہاتما گاندھی کے نام پر رکھا جائے گا۔'' ڈی کے شیوکمار نے الزام عائد کیا کہ مرکزی حکومت گرام پنچایتوں کو کمزور کر رہی ہے۔ پنچایتوں کی طاقت چھین رہی ہے اور غریبوں سے روزگار کا حق چھین رہی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ منریگا ایکٹ کو درست طریقے سے نافذ ین

مرکزی بجٹ 2026-27 کی تیاریوں کا آخری مرحلہ، نارتھ بلاک میں روایتی حلوہ تقریب کا انعقاد

نئی دہلی: مرکزی بجٹ 2026-27 کی تیاریاں حتمی مرحلے میں داخل ہوگئی ہیں۔ اسی سلسلے میں قومی راجدھانی دہلی کے نارتھ بلاک میں واقع بجٹ پریس میں روایتی حلوہ تقریب کا اہتمام کیا گیا، جو بجٹ سازی کے عمل میں ایک علامتی اور اہم روایت سمجھی جاتی ہے۔ اس تقریب میں مرکزی وزیر خزانہ وکارپوریٹ امور نرملا سیتارمن اور وزیر مملکت برائے خزانہ پنکج چودھری موجود رہے۔ حلوہ تقریب دراصل اس مرحلے کی نمائندگی کرتی ہے جب بجٹ کی تیاری سے وابستہ افسران اور عملہ باضابطہ طور پر 'لاک اِن' ہو جاتا ہے۔ اس دوران بجٹ سے متعلق حساس معلومات کے تحفظ کے لیے افسران کو بیرونی دنیا سے مکمل طور پر الگ رکھا جاتا ہے اور بجٹ پیش ہونے تک ان کا رابطہ محدود رہتا ہے۔ یہ روایت برسوں سے جاری ہے اور بجٹ کی رازداری برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ تقریب کے موقع پر وزارت خزانہ کے تمام محکموں کے سکریٹریز اور بجٹ کی تیاری میں شامل سینئر افسران بھی موجود تھے۔ وزیر خزانہ نے نہ صرف حلوہ تقسیم کیا بلکہ بجٹ پریس کا دورہ کر کے وہاں جاری انتظامات اور تکنیکی تیاریوں کا جائزہ بھی لیا۔ انہوں نے بجٹ ٹیم کی محنت کو سراہتے ہوئے انہیں آئندہ ذمہ داریوں کے لیے نیک تمناؤں سے بھی نوازا۔ مرکزی حکومت نے واضح کیا ہے کہ یونین بجٹ 2026-27 سے متعلق تمام اہم دستاویزات ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر دستیاب کرائی جائیں گی۔ ان میں سالانہ مالیاتی بیان، مطالبات برائے گرانٹس اور فنانس بل جیسے بنیادی دستاویزات شامل ہوں گے، تاکہ شفافیت اور عوامی رسائی کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ یہ تمام معلومات 'یونین بجٹ موبائل ایپ' پر دستیاب ہوں گی، جو اردو کے ساتھ ساتھ دیگر زبانوں میں بھی سہولت فراہم کرتی ہے اور اینڈرائیڈ وآئی او ایس دونوں پلیٹ فارم پر ڈاؤن لوڈ کی جا سکے گی۔ اس کے علاوہ یونین بجٹ کی سرکاری ویب سائٹ پر بھی بجٹ سے متعلق مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں گی۔ حکومت کے مطابق، یکم فروری 2026 کو پارلیمنٹ میں بجٹ پیش کیے جانے کے فوراً بعد یہ تمام دستاویزات عوام اور اراکین پارلیمنٹ کے لیے باضابطہ طور پر دستیاب ہو جائیں گی، جس سے بجٹ کی معلومات تک رسائی مزید آسان اور مؤثر ہوگی۔

تلنگانہ بلدیاتی انتخاب کی تاریخ کا اعلان، ای وی ایم کے بجائے بیلٹ پیپر سے ہوگی ووٹنگ، 11 فروری کو ووٹنگ

حیدرآباد: تلنگانہ میں 7 میونسپل کارپوریشنوں اور 116 بلدیات کے انتخاب کی تاریخوں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ریاستی الیکشن کمیشن (ایس ای سی) نے منگل (27 جنوری) کو پریس کانفرنس میں اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ووٹنگ 11 فروری کو ہوگی۔ اس بار انتخاب میں 43.52 لاکھ ووٹرس اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے اور الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) کی جگہ روایتی طریقے سے بیلٹ پیپر ووٹ ڈالے جائیں گے۔ ووٹوں کی گنتی 13 فروری کو ہوگی، جبکہ میئر اور صدر کے عہدوں کے لیے انتخاب 16 فروری کو منعقد کیے جائیں گے۔ ریاستی الیکشن کمشنر آئی رانی کموڈینی نے تفصیلی معلومات فراہم کرتے ہوئے انتخابی شیڈول جاری کیا۔ ان کے مطابق امیدوار بدھ (28 جنوری) سے کاغذات نامزدگی داخل کر سکتے ہیں، جس کی آخری تاریخ جمعہ (30 جنوری) مقرر کی گئی ہے۔ نامزدگی کے کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد ہفتہ (31 جنوری) کو درست کاغذات نامزدگی کی فہرست شائع کی جائے گی۔ امیدواروں کے نام واپس لینے کی آخری تاریخ آئندہ ہفتے منگل (3 فروری) ہے اور اسی روز امیدواروں کی حتمی فہرست بھی جاری ہوگی۔ الیکشن کمیشن کے مطابق 2996 وارڈوں میں انتخاب منعقد ہوں گے اور ووٹنگ کے لیے مجموعی طور پر 8203 پولنگ مراکز قائم کیے جائیں گے۔ انتخابی عمل کو خوش اسلوبی سے مکمل کرنے کے لیے 16031 بیلٹ باکس کا انتظام کیا گیا ہے۔ حفاظتی اقدامات کے پیش نظر 137 اسٹرانگ روم اور 136 گنتی کے مراکز بنائے گئے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس انتخاب میں خاتون ووٹرس کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔ مجموعی طور پر 43.52 لاکھ ووٹرس میں سے 80.26 لاکھ خواتین اور 62.25 لاکھ مرد ووٹرس ہیں، جو جمہوریت کی مضبوطی کی علامت ہے۔

ممتا بنرجی نے پہلے ای ڈی کو ہرایا

اب بی جے پی کو ہرائیں گی: اکھلیش یادو

سماجوادی پارٹی کے سربراہ اور اترپردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے منگل (27 جنوری) کو مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی سے کولکاتہ میں ملاقات کی اور ترنمول کانگریس پر اپنا بھروسہ دکھایا ہے۔ اکھلیش یادو نے آئی-پیک چھاپہ ماری معاملے میں بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ ''مغربی بنگال میں بی جے پی کی لڑائی ہارنے کی لڑائی ہے۔ یہاں کے لوگ دیدی (ممتا بنرجی) کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے ملک کے سیکولرازم کے ساتھ کھلواڑ کر رہے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ دیدی نے ای ڈی کو شکست دی ہے۔ بی جے پی پین ڈرائیو کا درد نہیں بھول پا رہی ہے۔'' اکھلیش یادو کا کہنا ہے کہ ''دیدی نے ای ڈی کو ہرایا ہے، وہ بی جے پی کو ہرائیں گی۔ بی جے پی اب بھی پین ڈرائیو کا درد نہیں بھولی ہے۔'' اکھلیش یادو نے مزید کہا کہ ''بنگال سے انسانیت اور بھائی چارے کا پیغام دیا گیا تھا۔ وہاں تشدد یا سیاست نہیں چلے گی۔ ای ڈی بھی دیدی سے ہار گئی ہے۔ بی جے پی پین ڈرائیو کا درد نہیں بھول پائی۔ اس لیے میں کہہ سکتا ہوں کہ بی جے پی یہاں بھی ہارے گی۔ یہاں کے لوگ محبت کے گیت سنتے ہیں نفرت کے نہیں۔'' واضح رہے کہ رواں ماہ 8 تاریخ کو ای ڈی نے آئی-پیک سربراہ پرتیک جین کے گھر اور آفس پر چھاپہ مارا تھا۔ تلاشی مہم کے دوران ترنمول سپریمو ممتا بنرجی دونوں جگہوں پر پہنچی تھیں۔ ریاستی پولیس کے ڈی جی راجیو کمار اور کولکاتہ پولیس کمشنر منوج ورما ان کے ساتھ تھے۔ ممتا بنرجی پر آئی-پیک آفس سے کاغذات ای ڈی کے ہاتھوں سے چھیننے کے الزام عائد ہوئے تھے۔ انہوں نے الزام عائد کیا تھا کہ بی جے پی ای ڈی کا استعمال کر ترنمول کے امیدواروں کی فہرست ضبط کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس لیے ممتا بنرجی اس سے متعلق معلومات، فائلیں اور پین ڈرائیو لے کر چلی گئیں۔ سماجوادی پارٹی کے سربراہ کا کہنا ہے کہ ''ہم سب دیدی کو سپورٹ کریں گے۔ ایس آئی آر اصل میں این آر سی ہے۔ اتنے دنوں سے ووٹ چوری کی بات ہو رہی تھی، لیکن دیدی نے ڈیجیٹل ووٹ چوری روک دی ہے۔ انہوں نے ای ڈی، سی بی آئی اور آئی ٹی کے بدولت مہاراشٹر جیتا ہے۔''

ہفتے میں پانچ دن کام کے مطالبے پر ملک گیر بینک ہڑتال، روزمرہ بینکنگ خدمات متاثر

نئی دہلی: ہفتے میں پانچ دن کام کے مطالبے کو لے کر منگل کے روز ملک بھر میں عوامی شعبے کے بینکوں کے ملازمین ہڑتال پر رہے، جس کے باعث روزمرہ بینکنگ خدمات متاثر ہوئیں۔ یونائیٹڈ فورم آف بینک یونینز کی اپیل پر ہونے والی اس ملک گیر ہڑتال میں مختلف ریاستوں کے بینک ملازمین نے شرکت کی۔ یہ فورم 9 بینک یونینز پر مشتمل ایک مشترکہ پلیٹ فارم ہے، جو پبلک سیکٹر کے بینکوں میں کام کرنے والے افسران اور ملازمین کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہڑتال کا فیصلہ 23 جنوری کو چیف لیبر کمشنر کے ساتھ ہونے والی میٹنگ میں کسی حل پر نہ پہنچنے کے بعد کیا گیا۔ ہڑتال کے سبب نقد رقم جمع کرانے اور نکالنے، چیک کلیئرنس اور دیگر بینکنگ خدمات متاثر رہیں۔ اس دوران اسٹیٹ بینک آف انڈیا، پنجاب نیشنل بینک اور بینک آف بڑودہ جیسے بڑے سرکاری بینکوں کی متعدد شاخوں میں کام کاج سست یا مکمل طور پر ٹھپ رہا۔

کانگریس نے حکومت کے معاشی اعداد وشمار کی ساکھ پر اٹھائے سوال، کہا- 'ملک کو ایماندار ڈیٹا کی ضرورت'

کانگریس نے ملک کی معیشت کی حالت اور بڑھتی ہوئی معاشی عدم مساوات کو سنگین مسئلہ قرار دیتے ہوئے منگل کے روز الزام لگایا کہ بی جے پی کی قیادت والی مودی حکومت کی جانب سے پیش کیے جا رہے معاشی اعداد وشمار کی ساکھ پر سنگین سوالات پیدا ہو چکے ہیں۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ موجودہ حالات میں ملک کو شہیری سرخیوں کے بجائے ایماندار، شفاف اور قابلِ اعتماد ڈیٹا کی ضرورت ہے۔ پارٹی کے تحقیقاتی شعبے کے سربراہ راجیو گوڑا اور مواصلاتی شعبے میں تحقیقی امور کے انچارج ایتابھ دوبے نے معیشت کی صورت حال پر مبنی ایک رپورٹ جاری کی، جس میں دعویٰ کیا گیا کہ معاشی ترقی کے سرکاری دعوے زمینی حقیقت سے میل نہیں کھاتے۔ ان کے مطابق ملک میں کارپوریٹ منافع میں اضافہ ضرور ہوا ہے، مگر عام شہریوں کے لیے روزگار کے مواقع اور سماجی تحفظ میں بہتری نظر نہیں آ رہی۔ رپورٹ جاری کرتے ہوئے راجیو گوڑا نے کہا کہ معیشت کی حقیقی حالت حکومت کی ترجیحات کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے وقت میں جب معاشی عدم مساوات مسلسل بڑھ رہی ہو اور بڑی آبادی روزگار کے بحران سے دوچار ہو، حکومت کی جانب سے فلاحی اخراجات میں کٹوتی تشویش ناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت غریبوں، نوجوانوں، کسانوں اور خواتین کے لیے سماجی تحفظ کے دائرے کو محدود کر رہی ہے، جس کے اثرات طویل مدت میں مزید سنگین ہو سکتے ہیں۔ کانگریس رہنما نے یہ بھی کہا کہ بھارت کے معاشی اعداد وشمار کی ساکھ پر عالمی سطح پر بھی سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ ان کے مطابق بین الاقوامی اداروں کی جانب سے بھارتی ڈیٹا کے معیار پر دی گئی درجہ بندی اس بات کا اشارہ ہے کہ شفافیت اور طریقۂ کار میں خامیاں موجود ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ملک کو ایسے ترقیاتی ماڈل کی ضرورت ہے جو صرف تشہیر تک محدود نہ ہو بلکہ روزگار پیدا کرے اور معاشی شمولیت کو فروغ دے۔ ایتابھ دوبے نے کہا کہ وہ ترقی جو صرف محدود طبقے تک فائدہ پہنچائے، اسے کامیابی نہیں کہا جا سکتا۔ ان کے مطابق بڑھتی عدم مساوات اور عوامی بہبود کے دائرے کا سکڑنا بڑے پیمانے پر معاشی بدانتظامی کی علامت ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ اچھی پالیسی کی بنیاد ایماندار ڈیٹا ہوتا ہے اور حکومت کو عوام کے سامنے حقیقی معاشی اعداد وشمار پیش کرنے چاہئیں، نہ کہ ایسے اعداد جو تصویر کو مسخ کریں۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ قومی آمدنی اور دولت کا بڑا حصہ آبادی کے ایک چھوٹے سے طبقے کے پاس مرتکز ہو چکا ہے، جبکہ نچلے طبقے کو اس کا نہایت محدود فائدہ مل رہا ہے۔ کانگریس کے مطابق ملک کی ایک بڑی آبادی انتہائی کم یومیہ آمدنی پر گزارہ کرنے پر مجبور ہے، جو معیشت کی کمزور بنیادوں کو ظاہر کرتا ہے۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ موجودہ پالیسیوں کے نتیجے میں نوجوانوں کے مستقبل کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے اور حکومت کو فوری طور پر شفافیت، جواب دہی اور سماجی انصاف پر مبنی معاشی پالیسی اپنانا چاہئے۔

میرٹھ: 18 گھنٹے بعد بھی نالے میں گرے بچے کا نہیں ملا کوئی سراغ، تلاشی مہم جاری

میرٹھ: اترپردیش کے میرٹھ میں ایک بچہ گہرے نالے میں گر گیا، جس کی عمر تقریباً 8 سے 10 سال بتائی گئی ہے۔ بچے کے گرنے کی اطلاع ملتے ہی انتظامی ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی، پولیس نے بچے کو بچانے کے لیے ریسکیو آپریشن شروع کیا۔ گزشتہ 18 گھنٹے سے تلاشی مہم جاری ہے، لیکن اب تک بچے کا کوئی سراغ نہیں مل پایا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ معاملہ میرٹھ کے ٹی پی نگر علاقہ سے سامنے آیا ہے۔ یہاں تھانہ ٹی پی نگر علاقہ کے ایک نالے میں کچرا چنتے ہوئے ایک بچہ نالے میں گر گیا، بچے کی تلاشی مہم 18 گھنٹے بعد بھی مسلسل جاری ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع خبر کے مطابق پیر (26 جنوری) کو ڈائل 112 نمبر پر اطلاع ملی تھی کہ ایک بچہ نالے میں گر گیا ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس اور انتظامیہ حرکت میں آ گئی۔ واضح رہے کہ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچے ٹی پی نگر پولیس اسٹیشن کے انچارج ارون مشرا خود بچہ کو تلاش کرنے کے لیے نالے کی گہرائی میں اتر گئے۔ پیر کی دوپہر سے ہی پولیس، میونسپل کارپوریشن اور ریسکیو ٹیمیں مشترکہ سرچ آپریشن کر رہی ہیں۔ نالے کے اندر جے سی بی مشینوں کی مدد سے مختلف مقامات پر کھدائی کر بچے کی تلاش کی جا رہی ہے۔ پولیس نے نالے کے کنارے کنارے کچھ فاصلے پر ٹیمیں تعینات کر رکھی ہیں، تاکہ کسی بھی اشارے پر فوری کارروائی کی جا سکے۔ حالانکہ اب تک بچے کا خاندان سامنے نہیں آیا ہے، لیکن اس کے باوجود پولیس اور انتظامیہ معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے مسلسل تلاش میں مصروف ہے۔ دیر رات اور منگل کی صبح بھی مہم جاری رکھی گئی ہے، لیکن اب تک ریسکیو ٹیم کو کامیابی نہیں مل سکی ہے۔

دھان خرید میں بے ضابطگیوں اور پی یو سی سی جرمانوں کے خلاف

آج 28 جنوری کو اوڈیشہ بند، کانگریس نے کی حمایت

بھوبنیشور: کانگریس نے منگل کو اوڈیشہ نوانرمان کسان سنگٹھن کی جانب سے 28 جنوری کو دیے گئے اوڈیشہ بند کے اعلان کی کھلے طور پر حمایت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ سنگٹھن کا الزام ہے کہ ریاست میں دھان کی خریداری کے عمل میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں، اسمارٹ میٹر کی تنصیب میں بدنظمی ہے اور آلودگی کنٹرول سرٹیفکیٹ، یعنی پی یو سی سی، کے نام پر کسانوں اور عام لوگوں سے غیر معمولی جرمانے وصول کیے جا رہے ہیں۔ کانگریس کے مطابق یہ تمام مسائل براہ راست عوام کے مفادات سے جڑے ہوئے ہیں اور ریاستی حکومت ان پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ اوڈیشہ پردیش کانگریس کمیٹی نے اپنے ویڈیو پیغام میں واضح کیا کہ پارٹی اس بند کے ساتھ پوری طرح کھڑی ہے۔ کانگریس رہنماؤں کا کہنا ہے کہ کسان پہلے ہی مہنگائی، کھاد، بیج اور ڈیزل کی بڑھتی قیمتوں سے پریشان ہیں، ایسے میں دھان کی خرید میں رکاوٹیں اور جرمانوں کا بوجھ کسانوں کے لیے ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔ پارٹی نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ 150 کوئنٹل سے زیادہ دھان فروخت کرنے والے کسانوں کو ان پٹ سبسڈی سے محروم کیا جا رہا ہے، جو سراسر ناانصافی ہے۔ پی سی سی صدر بھکت چرن داس نے تمام ضلع کانگریس کمیٹیوں، کارکنان اور حامیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ 28 جنوری کے بند کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور تعاون کریں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ بند کسی سیاسی فائدے کے لیے نہیں بلکہ کسانوں اور عوام کے جائز حقوق کے لیے ہے۔ کانگریس نے یقین دلایا کہ احتجاج پرامن رہے گا اور عام لوگوں کو غیر ضروری مشکلات سے بچانے کی کوشش کی جائے گی۔ ادھر بیجو جنتا دل نے بھی اس بند کو مثبت قدم قرار دیا ہے۔ پارٹی کے ترجمان لینن موہنتی نے کہا کہ یہ بند کسان برادری کے درد اور ناراضگی کو اجاگر کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بیجو جنتا دل پہلے ہی 2 سے 17 فروری تک ریاست گیر احتجاج اور 24 فروری کو بھوبنیشور میں ایک بڑی ریلی کی منصوبہ بندی کر چکی ہے، جس میں دھان کی خرید اور قانون و انتظام کے مسائل کو اٹھایا جائے گا۔ نوانرمان کسان سنگٹھن کے قومی کنوینر اکشے کمار نے میڈیا کو بتایا کہ 28 جنوری کو صبح 6 بجے سے دوپہر 2 بجے تک بند رہے گا۔ اس دوران دھان منڈیوں میں جاری بے ضابطگیوں اور پی یو سی سی کے نام پر عائد اضافی جرمانوں کے خلاف احتجاج کیا جائے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ریلوے، اسپتال اور ایمبولینس جیسی ضروری خدمات بند سے متاثر نہیں ہوں گی۔

مینوفیکچرنگ سے متعلق خامیوں کے سبب سن فارما اور سپلا کی دوائیں امریکہ سے واپس

ممبئی: امریکی فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (یو ایس ایف ڈی اے) کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق ہندوستانی دواساز کمپنیوں سن فارما سیوٹیکل انڈسٹریز اور سپلا نے مینوفیکچرنگ سے متعلق مسائل کی وجہ سے امریکی مارکیٹ سے اپنی کچھ دوائیں واپس منگوالی ہیں۔ انفورسمنٹ رپورٹ میں امریکی ہیلتھ ریگولیٹر نے بتایا کہ ممبئی میں قائم سن فارما کی امریکہ واقع یونٹ ڈینڈرف (خشکی) اور جلد کی سوجن اور سوزش اور خارش جیسے مسائل کے علاج میں استعمال ہونے والی ایک جینرک دوا کی ہزاروں بوتلیں واپس منگوا رہی ہے۔ نیوجرسی کے پرنسٹن میں واقع سن فارما سیوٹیکل انڈسٹریز انک نے فلوا وسنولون ایسیٹو نائڈ ٹاپیکل سالیوشن کی 624,24 بوتلیں واپس منگوائی ہیں۔ ٹیسٹ میں پتہ چلا ہے کہ یہ دوا غیر خالص اور معیار کے قائم کردہ پیمانے پر پورا نہیں اتر رہی تھی۔ کمپنی نے 30 دسمبر 2025 کو ریاستہائے متحدہ میں کلاس III کی واپسی کا آغاز کیا۔ یو ایس ایف ڈی اے کے مطابق کلاس III کی واپسی ان صورتوں میں کی جاتی ہے جہاں دوا کے استعمال سے صحت کو نقصان ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ یو ایس ایف ڈی اے نے یہ بھی بتایا کہ سن فارما نے کلنڈامائسن فارفیٹ یو ایس پی نام کی دوا کے کچھ بیچ بھی واپس منگوائے ہیں۔ یہ دوا مہاسوں کے علاج کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس دوا کو 26 نومبر 2025 کو واپس منگوا لیا گیا تھا کیونکہ جانچ میں خالص ہونے کی سطح اور خوراک مقررہ حد سے باہر پائی گئی تھی۔ اسے بھ کلاس III کی واپسی میں رکھا گیا ہے۔ دریں اثنا یو ایس ایف ڈی اے نے بتایا کہ سپلا کی امریکہ میں قائم یونٹ نے بھی امریکی مارکیٹ سے 000,15 سے زیادہ انجیکشن سرنجیں واپس منگوائی ہیں۔ سپلا یو ایس اے انک کا ہیڈ کوارٹر نیوجرسی کے وارن میں ہے۔ اس نے لیفر یٹائڈ انجیکشن کی 221,15 پہلے سے بھری ہوئی سرنج واپس منگوالی ہیں۔ ان سرنج میں ذرات پائے گئے ہیں۔ سپلا نے یہ واپسی 2 جنوری 2026 کو کلاس II کے تحت شروع کی۔ یو ایس ایف ڈی اے کے مطابق کلاس II واپسی تب کی جاتی ہے جب دوا کے استعمال سے عارضی یا ٹھیک ہو سکنے والے طبی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں حالانکہ سنگین نقصان کا امکان کم ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ دنیا کا سب سے بڑا دوا بازار ہے۔ اس لیے وہاں کام کرنے والی دواساز کمپنیوں کے لیے ضابطوں کی تعمیل اور ادویات کے معیار کو برقرار رکھنا انتہائی اہم مانا جاتا ہے۔

یوراج مہتا موت معاملہ: ایس آئی ٹی نے مانگے مزید جواب

500 سے زائد صفحات کی رپورٹ تیار، سخت کارروائی کے اشارے

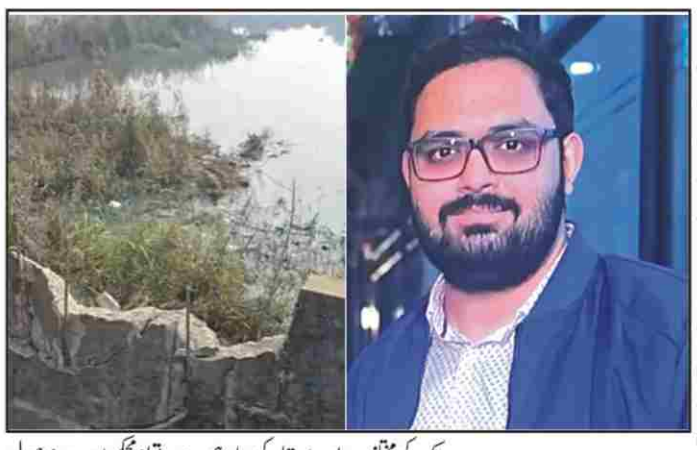

نئی دہلی: (ایجنسیز) یوراج مہتا کی موت کے معاملے میں تشکیل کردہ خصوصی تحقیقاتی کمیٹی (ایس آئی ٹی) کی تحقیقات مسلسل سنگین ہوتی جا رہی ہے۔ ایس آئی ٹی نے 9 گھنٹے کے اندر 100 سے زائد لوگوں کے بیان درج کیے ہیں اور تحقیقات کے دوران نوئیڈا اتھارٹی کی جانب سے دیے گئے جوابوں پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایس آئی ٹی نے اتھارٹی سے 5 اضافی نکات پر واضح جواب طلب کیا ہے۔ ان نکات پر جواب منگل تک تیار کیے جانے ہیں، جس کے بعد ایس آئی ٹی کی ٹیم ایک بار پھر نوئیڈا اتھارٹی پہنچ جائے گی۔ تحقیقات کے دوران ایس آئی ٹی کا موقف کافی سخت نظر آیا۔ ٹیم نے صرف نوئیڈا اتھارٹی ہی نہیں، بلکہ پولیس اور ضلعی انتظامیہ سے بھی سخت سوال پوچھے ہیں۔ تینوں محکموں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ واقعہ کے وقت کی صورتحال، ردعمل کا وقت، فیصلہ لینے کے عمل اور موقع پر کی گئی کارروائی سے منسلک تفصیلی معلومات دوپہر تک فراہم کریں۔ ایس آئی ٹی یہ جاننا چاہتی ہے کہ واقعہ کے وقت کس سطح پر لاپرواہی ہوئی اور کن وجوہات سے صورتحال سنگین ہوتی چلی گئی۔ اس پورے معاملے میں 3 اہم محکموں 'نوئیڈا اتھارٹی، ضلع انتظامیہ (ڈیزاسٹر مینجمنٹ) اور پولیس' کی جانب سے تقریباً 500 صفحات سے زائد کی رپورٹ تیار کی جا رہی ہے۔ نوئیڈا اتھارٹی پہلے ہی 60 صفحات کی رپورٹ ایس آئی ٹی کو سونپ چکی ہے، جبکہ اضافی جوابوں کے بعد یہ رپورٹ تقریباً 100 صفحات تک پہنچ جائے گی۔ جبکہ ضلع انتظامیہ اور محکمہ پولیس کی جانب سے 200 سے 300 صفحات تک کی مختلف رپورٹ تیار کی جا رہی ہے۔ تمام محکموں سے موصول جوابوں کو مرتب کیا جائے گا اور اس کے بعد مشترکہ رپورٹ ایس آئی ٹی کو سونپی جائے گی۔ ایس آئی ٹی اس رپورٹ کا گہرائی سے تجزیہ کرنے کے بعد اسے حکومت کو بھیجے گی۔ تحقیقاتی ایجنسی کی حتمی رپورٹ براہ راست وزیر اعلیٰ کو سونپی جائے گی، جس کی بنیاد پر اس معاملے میں حتمی فیصلہ لیا جائے گا۔ رپورٹس کے مطابق ایس آئی ٹی کی رپورٹ میں افسران کا کردار، فیصلہ لینے میں ہوئی تاخیر، لاپرواہی اور سسٹم کی ناکامی کو نمایاں طور پر درج کیا جائے گا۔ ایس آئی ٹی کی بنیادی توجہ اس

2
روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
28 Jan. 2026

نسل نو کی آوارگی: ذمہ دار کون؟ آج کی غفلت، کل کا بحران

عقیل خان بیاولی جلگاؤں

وہ امت جس کے معصوموں نے اپنی شناخت کی حفاظت کے لیے جامِ شہادت نوش کیا، وہی امت جس کے جیالوں نے حصولِ علم وفن کے لیے غربتِ وطن کی صعوبتیں برداشت کیں، گاؤں گاؤں، قریہ قریہ مدارس، خانقاہوں اور تعلیمی مراکز کی خاک چھانی، آج اسی امت کے نوجوانوں میں تعلیم سے بے رغبتی کیوں؟ یہ سوال صرف فکر انگیز نہیں، بلکہ خطرے کی گھنٹی ہے۔ ”ہم تو ڈوبے ہیں صنم تمہیں بھی لے ڈوبیں گے“ کے مصداق، اگر ہم نے آج آنکھ نہ کھولی تو کل کی تباہی ہمارے دروازے پر دستک دے گی۔ ارتداد جیسے سنگین مسائل آج امت کے سامنے منہ پھاڑے کھڑے ہیں۔ دشمن منتظر ہے ہماری ایک لغزش کا، کہیں سے کوئی بہانہ ملے، کہیں سے کوئی کمزوری دکھائی دے۔ میری ناقص فہم کے مطابق اس بگاڑ کی کئی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم لڑکیوں کی تعلیم وتربیت پر تو توجہ دے رہے ہیں، جو فرض اولین ہے مگر لڑکوں کی تعلیم وکردار سازی سے غفلت برت رہے ہیں۔ یہ سچ ہے اس کا اعتراف لازمی ہے ہم سمجھ لیتے ہیں کہ بس کالج میں داخلہ دلوا دیا، بانک خرید دی، اچھے کپڑے پہنا دیے، فرض پورا ہو گیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تربیت صرف سہولتوں کا نام نہیں، نگرانی اور رہنمائی کا نام ہے۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ لڑکا کہاں جاتا ہے؟ کس کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے؟ اس کے دوست کون ہیں؟ اس کی نمازوں کا کیا حال ہے؟ مسجد سے اس کا رشتہ کیسا ہے؟ دینی محافل میں اس کی شرکت ہے یا نہیں؟ بچوں کو اساتذہ اور بزرگوں کا ادب سکھایا جائے۔ معاشرتی وعملی تربیت دی جائے، والدین اور رشتے داروں کے مقام ومرتبے سے آگاہ کیا جائے اگر کوئی نصیحت کرے تو اسے دشمنی نہ سمجھا جائے بلکہ خیر خواہی جاننے کی صلاحیت پیدا کی جائے۔ خصوصاً رات کے وقت بچوں کو بلا ضرورت گھر سے باہر گھومنے سے روکا جائے، کیونکہ رات کی آزادی اکثر کردار کی غلامی بن جاتی ہے۔ اگر آپ صاحب حیثیت اور صاحب اختیار ہیں تو رہائشی علاقوں میں رات دیر تک کھلی رہنے والی ہوٹلوں اور چائے خانوں پر توجہ دیں۔ روزی روٹی کا ذریعہ اپنی جگہ ضروری ہے، مگر سوال یہ ہے کہ کیا خالص رہائشی علاقوں میں ہفتے بھر رات گئے تک ہوٹلوں کا کھلا رہنا واقعی ناگزیر ہے؟ ان ہوٹلوں کی روشنی، ان کا شور، ان کا میوزک سسٹم یہ سب ہمارے نوجوانوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ وہاں پان، گٹکا، موبائل فون اور آوارگی کا ماحول بنتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ اسکول کے میدان رات کے وقت آباد نظر آتے ہیں، نوجوانوں کے گول کے گول دکھائی دیتے ہیں، مگر صبح علم وہنر کے یہ مراکز سنسان نظر آتے ہیں۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ جو لوگ دن میں ہمارے علاقوں میں پھیری والوں کو داخل نہیں ہونے دیتے، وہی لوگ رات کے وقت بلا جھجھک انہی علاقوں میں کھانے پینے آتے ہیں، کیونکہ یہاں ہوٹلیں دیر رات تک کھلی رہتی ہیں۔ جب ہوٹلیں اور چائے خانے کھلے رہیں گے تو نوجوان بھی وہیں گھومیں گے۔ اس کے برعکس دوسرے علاقوں میں رات دس بجے کے بعد ہوٹل بند ہو جاتے ہیں، رہائشی علاقوں میں چائے خانے اور پان کی دکانیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ یہی نظم وضبط وہاں کے نوجوانوں کو بے راہ روی سے بچائے ہوئے ہے۔ لہٰذا گزارش ہے: لڑکیوں کے ساتھ ساتھ لڑکوں کی تربیت پر بھی توجہ دیجیے۔ انہیں روزگار کے قابل بنائیے۔ انہیں بدلتے ہوئے نظام اور ٹیکنالوجی کے مطابق ہنر سکھائیے، کیونکہ اب صرف گاڑیوں کا نہیں، پورے سسٹم اور میکانزم کا زمانہ بدل رہا ہے۔ اگر ہم نے آج اپنے بیٹوں کو نظر انداز کیا تو کل وہ ہمیں نظر انداز کر دیں گے۔ اگر ہم نے آج ان کے کردار کی بنیاد مضبوط نہ کی تو کل ان کے عقیدے کی دیواریں ہل جائیں گی۔ اور اگر ہم نے آج غفلت کو معمول بنا لیا تو کل پچھتانے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ توجہ دو، سنبھل جاؤ، ورنہ مستقبل خطرے میں ہے۔ یہ نصیحت نہیں، وقت کا فیصلہ ہے۔

مانولاء اسکول میں دوسرے قومی موٹ کورٹ کا انعقاد

مہاراشٹرا نیشنل لاء یونیورسٹی کامیاب، انفرادی ایوارڈس میں بھی سبقت

حیدرآباد، 26 جنوری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں لاء اسکول کی جانب سے دوسرے موٹ کورٹ کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں ملک بھر کے قانون کے طلبہ کو اپنی وکالت، تحقیق اور تجزیاتی مہارت کا مظاہرہ کرنے کے لیے ایک بہت بڑا موقع فراہم کیا گیا۔ افتتاحی سیشن آن لائن منعقد کیا گیا۔ جس میں پروفیسر تبریز احمد، ڈین لاء اسکول نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ پروفیسر تبریز احمد جو موٹ کورٹ کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں نے قابلیت اور بااخلاق پیشہ ور افراد کی تشکیل میں موٹنگ کی اہمیت پر زور دیا۔ افتتاحی اجلاس میں مہمان خصوصی، ڈاکٹر بھارت بھوشن پرسون، سینئر ایڈوکیٹ اور پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے سابق جج، نے وکالت اور عدالتی نظم وضبط کے بارے میں تفصیلات فراہم کیں۔ اٹارنی جنرل شری آر وینکٹ رمانی (سینئر ایڈوکیٹ سپریم کورٹ) نے قانون نے طلبہ میں آئینی اقدار، تجزیاتی استدلال، اور پیشہ ورانہ ذمہ داری کو فروغ دینے میں موٹ کورٹ مشقوں کی اہمیت پر زور دیا۔ پروفیسر عین الحسن، وائس چانسلر، مانو نے اپنے صدارتی خطاب میں آرگنائزنگ کمیٹی کی کوششوں کی ستائش کی اور طلباء کو قومی سطح کے تعلیمی مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا مشورہ دیا۔ افتتاحی اجلاس کے آخر میں ڈاکٹر سدھانشو چندرا، اسسٹنٹ پروفیسر، لاء اسکول نے شکریہ ادا کیا۔ جزا عباس نے مقابلوں کی کارروائی چلائی۔ فائنل راؤنڈ کو جج کرنے کے لیے جس پینل نے حصہ لیا ان میں جناب اسد اللہ پاشا ایڈوکیٹ، ہائی کورٹ، تلنگانہ؛ مسٹر بی نرسمہا شرما ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا برائے تلنگانہ ہائی کورٹ؛ جناب میر واجد علی کامل سینئر ایڈوکیٹ، ہائی کورٹ، تلنگانہ؛ مسٹر سری اے جگن ایڈوکیٹ اور صدر، ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن، تلنگانہ جسٹس بی پرکاش راؤ سابق جج، آندھرا پردیش ہائی کورٹ موجود تھے۔ کیشو میموریل لاء کالج اور مہاراشٹر نیشنل لاء یونیورسٹی، ناگپور کی ٹیمیں موٹ کورٹ کے فائنل مقابلے میں پہنچیں۔ اس میں مہاراشٹرا نیشنل لاء یونیورسٹی، ناگپور نے دوسرے مانولاء اسکول موٹ کورٹ مقابلے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے علاوہ بہترین، یادگار اور عمدگی کے ساتھ تحقیق کے لیے انہیں یادگار کارکردگی کا بھی ایوارڈ دیا گیا۔ اختتامی سیشن کے دوران انفرادی ایوارڈز کا بھی اعلان کیا گیا۔ مہاراشٹرا نیشنل لاء یونیورسٹی، ناگپور سے محترمہ ادیتی سولنکی کو بہترین مقرر (خاتون) کا ایوارڈ ان کی بہترین عدالتی وکالت اور بیان کے لیے دیا گیا۔ بہترین اسپیکر (مرد) کا ایوارڈ مسٹر کشال پاٹھک کو دیا گیا، جو مہاراشٹر نیشنل لاء یونیورسٹی، ناگپور سے بھی ہیں، ان کی مثالی گذارشات اور قانونی اصولوں پر دسترس کے لیے۔ بہترین ریسرچر کا ایوارڈ محترمہ ادیتی کلوری، NMIMS، حیدرآباد کو ان کی باریک بینی سے تحقیق کے اعتراف میں ایوارڈ دیا گیا۔ مقابلے کا اختتامی سیشن کا آغاز اسٹوڈنٹ سیکریٹری جناب ریحان خان کے ابتدائی کلمات سے ہوا، اس کے بعد پروفیسر تبریز احمد نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے اجتماع سے خطاب کیا اور مقابلے کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی۔ ممتاز مہمانوں میں جناب بی نرسمہا شرما، مسٹر میر واجد علی کامل، مسٹر سری اے جگن، اور مسٹر اسد اللہ پاشا سمیت کئی معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پیشہ ورانہ قانونی تربیت میں موٹ کورٹس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے شرکاء کی حوصلہ افزائی کی۔ اختتامی خطاب مہمان خصوصی، عزت مآب جناب جسٹس بی وجئے سین ریڈی، جج، تلنگانہ ہائی کورٹ نے کیا، اس کے بعد آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے سابق جج جناب جسٹس بی پرکاش راؤ نے صدارتی خطبہ دیا۔ پروفیسر تبریز احمد چیئرمین موٹ کورٹ کمیٹی نے ایس سی سی ٹائمز، میڈیا پارٹنر کو اس پورے پروگرام میں مسلسل کوریج اور تعاون کے لیے شکریہ ادا کیا۔ وہ پوری موٹ کورٹ کمیٹی اور ای بی سی ایس سی سی آن لائن، نالج پارٹنر، ملک بھر سے شرکت کرنے والے 22 لا اسکولوں، مختلف راؤنڈز کا فیصلہ کرنے والے ججوں اور معزز مہمانوں کی بھی شکریہ ادا کیا۔ اختتامی اجلاس میں نتائج کے اعلان اور ایوارڈز کی تقسیم کے دوران ڈاکٹر سدھانشو چندر، فیکلٹی کنوینر، موٹ کورٹ کمیٹی، نے کارروائی چلائی۔

مانو کا شعبۂ صحافت: جہاں طلبہ کا مستقبل کامیابی سے جڑتا ہے

ڈاکٹر محمد مصطفیٰ علی سروری
پبلک ریلیشنز آفیسر

حیدرآباد/حیدرآباد میں واقع مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت جدید صحافت کا ایک ایسا تعلیمی مرکز ہے جہاں صحافت کو محض ایک مضمون کے طور پر نہیں بلکہ ایک عملی پیشے کے طور پر سکھایا جا رہا ہے۔ اسی شعبے میں اس وقت بی اے (جرنلزم اینڈ ماس کمیونیکیشن) آنرز/ریسرچ پروگرام کے لیے داخلے جاری ہیں۔ اس پروگرام میں داخلہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کے ذریعے منعقدہ سی یو ای ٹی امتحان کے ذریعہ ہوگا، جب کہ درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 جنوری 2026 مقرر کی گئی ہے۔ یہ کورس خاص طور پر اُن طلبہ کے لیے اہم سمجھا جا رہا ہے جو اردو میڈیم سے تعلق رکھتے ہیں یا جنہوں نے اردو کو بطور مضمون پڑھا ہے۔ ان میں ایک بڑی تعداد ایسے طلبہ کی بھی ہے جو مدرسوں سے اپنی ابتدائی تعلیم مکمل کر کے عصری صحافت کے میدان میں قدم رکھنا چاہتے ہیں۔ شعبے کا تجربہ بتاتا ہے کہ مدرسہ پس منظر رکھنے والے طلبہ یہاں داخلہ لے کر نہ صرف نئے تعلیمی ماحول سے ہم آہنگ ہو جاتے ہیں بلکہ زبان، مطالعہ اور مشاہدے کی اپنی مضبوط بنیاد کے باعث میڈیا میں بہتر کارکردگی بھی دکھاتے ہیں۔ شعبے کے سربراہ پروفیسر احتشام احمد خان کے مطابق اردو ذریعۂ تعلیم ہونے کے باوجود یہاں کے طلبہ کا تقرری ریکارڈ تسلی بخش رہا ہے۔ ان کے مطابق تقریباً اسی فیصد طلبہ نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد روزگار حاصل کیا ہے۔ یہ تقرریاں اردو اخبارات یا اردو میڈیا تک محدود نہیں رہیں بلکہ قومی دھارے کے اخبارات، ٹیلی ویژن چینلز، ایف ایم ریڈیو، ویب نیوز پورٹلز، ڈیجیٹل میڈیا پلیٹ فارمز اور دیگر ابلاغی وغیر ابلاغی اداروں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ طلبہ کی رہنمائی بھی کی جاتی ہے تاکہ وہ مختلف فیلوشپس اور تربیتی مواقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔ شعبے میں دی جانے والی تربیت کا ایک نمایاں پہلو اس کا عملی رخ ہے۔ یہاں طلبہ کو کلاس روم کے ساتھ ساتھ نیوز روم اور اسٹوڈیو کے ماحول سے بھی روشناس کرایا جاتا ہے۔ ملٹی کیمرا ٹیلی ویژن اسٹوڈیو، ایڈیٹنگ کی سہولیات، گرافکس و اینیمیشن کے نظام، پرنٹ پروڈکشن لیب اور آڈیو اسٹوڈیو جیسے وسائل طلبہ کو تعلیم کے دوران ہی میڈیا کے عملی تقاضوں سے جوڑ دیتے ہیں۔ اسی تربیتی ماحول کا نتیجہ ہے کہ یہاں سے فارغ ہونے والے کئی طلبہ آج نہ صرف میڈیا اداروں بلکہ تعلیمی اداروں میں بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بعض سابق طلبہ ملک و بیرونِ ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جب کہ کئی قومی و بین الاقوامی اداروں، سفارت خانوں، سرکاری نشریاتی اداروں اور خبر رساں ایجنسیوں سے وابستہ ہیں۔

سابق طالب علم عامر احسن، جنہوں نے اپنے کریئر کی شروعات ریڈیو سے کی تھی، اس وقت ایک نجی میڈیا ادارے میں اینکر اور پروڈیوسر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق مانو کا شعبۂ صحافت اُن طلبہ کے لیے موزوں ہے جو محض نوکری کے بجائے سماج میں مثبت کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہاں طلبہ کی صلاحیتوں کو نکھارا جاتا ہے اور انہیں پیشہ ورانہ طور پر مضبوط بنایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر فوزیہ آفاق، جو اس وقت گورنمنٹ ڈگری کالج بارہمولہ میں تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں، شعبے کے تعلیمی ماحول کو مثبت قرار دیتی ہیں۔ ان کے مطابق جو طلبہ پرنٹ یا الیکٹرانک میڈیا میں مستقبل دیکھتے ہیں، ان کے لیے یہ شعبہ خود کو تیار کرنے کا ایک مؤثر پلیٹ فارم ہے، اور خاص طور پر طالبات کے لیے کیمپس کا ماحول محفوظ اور سازگار ہے۔ اسی شعبے سے تعلیم حاصل کرنے والے پرنس، جو آج معروف صحافی رویش کمار کی ٹیم کا حصہ ہیں، اس خیال کو درست نہیں مانتے کہ اردو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کا مطلب صرف اردو میڈیا تک محدود ہو جانا ہے۔ ان کے مطابق یہاں اردو پر گرفت مضبوط ضرور ہوتی ہے، لیکن اصل توجہ صحافتی فہم اور پیشہ ورانہ مہارتوں پر دی جاتی ہے، جو کسی بھی زبان کے میڈیا میں کام آتی ہیں۔ اے بی پی نیوز سے وابستہ شاہین جمالی کا کہنا ہے کہ یہ شعبہ اردو میڈیم کے طلبہ کے لیے قومی اور بین الاقوامی میڈیا اداروں تک پہنچنے کا ایک عملی راستہ فراہم کرتا ہے، اور کئی طلبہ اسی راستے سے بڑے اداروں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ قومی خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کے رپورٹر اویس عثمانی اس وقت سپریم کورٹ، دہلی ہائی کورٹ اور دیگر عدالتی کارروائیوں کی رپورٹنگ کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق صحافت میں کسی مخصوص بیٹ پر کام کرنے کے لیے مضبوط تعلیمی بنیاد ضروری ہوتی ہے، جو انہیں مانو کے شعبۂ صحافت سے حاصل ہوئی۔ موجودہ طالبہ صالحہ وسیم، جو اس وقت بی بی سی میں انٹرنشپ کر رہی ہیں، بتاتی ہیں کہ چار سالہ کورس کے دوران طلبہ کو نیوز روم اور اسٹوڈیو کی مکمل عملی تربیت دی جاتی ہے۔ ان کے مطابق شعبے کا تعلیمی ماحول پرسکون ہے اور انٹرنشپ و تقرری کے سلسلے میں طلبہ کو بھرپور رہنمائی فراہم کی جاتی ہے، جس سے میڈیا میں داخلہ نسبتاً آسان ہو جاتا ہے۔ سابق طالبہ فاطمہ صدیقی اس وقت گاندھی فیلو کے طور پر کمیونٹی اور تعلیم کے میدان میں کام کر رہی ہیں۔ ان کے مطابق کمیونٹی اور تعلیم کے لیے کام کرنے کا جذبہ ان کے اندر شعبۂ صحافت میں تعلیم کے دوران ہی پیدا ہوا۔ وہ کہتی ہیں کہ جو طلبہ صحافت کے ساتھ ساتھ سماجی اور تعلیمی میدانوں میں سرگرم رہنا چاہتے ہیں، ان کے لیے یہ شعبہ ایک مؤثر موقع فراہم کرتا ہے۔ مجموعی طور پر مانو کا شعبۂ ترسیل عامہ وصحافت ایک ایسے تعلیمی مقام کے طور پر سامنے آ رہا ہے جہاں اردو میڈیم اور مدرسہ پس منظر رکھنے والے طلبہ جدید صحافت کے تقاضوں کے ساتھ خود کو ہم آہنگ کر سکتے ہیں۔ داخلے جاری ہیں اور آخری تاریخ قریب ہے، ایسے میں صحافت کو بطور پیشہ اپنانے کے خواہش مند طلبہ کے لیے یہ ایک اہم موقع سمجھا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہجومی تشدد کے شکار اہل خانہ کے درمیان امارت شرعیہ نے کی امدادی رقومات کی تقسیم

(پریس ریلز:) ناظم امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی نے صوبہ وبیرون صوبہ میں ہو رہے ہجومی تشدد ومابلنچنگ کے بڑھتے واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی واردات نے سماجی توازن اور جمہوری اقدار پر ایک سنگین سوالیہ نشان لگا دیا ہے جو کہ نہایت ہی شرمناک ہے، حالیہ دنوں میں صرف بہار میں ایسے شرمناک واقعات پیش آئے، جس نے امن پسند شہریوں کو اضطراب وکرب میں مبتلا کر رکھا ہے، افسوسناک بات یہ ہے کہ جہان آباد کے کاکو میں ایک سبزی فروش محمد محسن کو پیٹ پیٹ کر مار دیا، دوسری طرف بہار شریف کے باشدہ محمد اطہر حسین کو کپڑے کی پھیری کے دوران نوادہ کے بھٹکا گاؤں کے چند غنڈوں نے اس قدر وحشیانہ طریقے سے زدوکوب کیا کہ دوران علاج ان کی موت واقع ہو گئی، ابھی یہ زخم تازہ ہی تھا کہ ضلع مدھوبنی کے جھنجھا پور بلاک کے بتھی گاؤں میں مزدور مسلمان محمد عبدالقیوم کو پیٹ پیٹ کر مار ڈالا، مدھے پورہ کے مرلی گنج بھیرو پٹی کی رہنے والی ایک غریب بیوہ خاتون حنا پروین کو شرپسندوں نے بڑی بے دردی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار دیا، جھارکھنڈ کے ضلع گڈا کے رانی پور میں پپو انصاری کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا کہ ایک مسلمان کی مذہبی شناخت کے بعد مار دیا گیا، یہ تمام واقعات سانحہ نہیں بلکہ دہشت گردی کی کھلی مثال ہے؛ چنانچہ اس دردناک سانحات کی خبر سنتے ہی امیر شریعت بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی کے مشورہ سے ناظم امارت شرعیہ نے موقع واردات پر امارت شرعیہ کے متعدد وفود کو بھیجا، پھر ان کی رپوٹوں کی روشنی میں امدادی وفود کو حضرت امیر شریعت کی ہدایت کے مطابق پانچوں مقامات پر ارسال کیا، جہاں امارت شرعیہ کی علیحدہ علیحدہ امدادی ٹیموں نے امارت شرعیہ کی طرف سے ماب لنچنگ کے شکار تمام لواحقین کے درمیان خطیر رقمیں بشکل چک تقسیم کیں، چونکہ متاثرین کو حکومتی سطح سے کسی طرح کی کوئی مالی مدد نہ ملنے کی وجہ سے مایوسی تھی، اس لئے امارت شرعیہ کی طرف سے کی جانے والی مالی امداد سے انہیں بڑی خوشی ومسرت ہوئی اور بڑی حد تک راحت اور سکون کی سانس لی مقامی ذمہ داروں نے امارت شرعیہ کی اس مالی پیش قدمی کی ستائش کی اور ادارہ کی ترقی واستحکام کے لئے دعائیں کیں، ناظم صاحب نے مزید کہا کہ ہجومی تشدد کے واقعات کو روکنے کے لئے سماجی کارکن اور نوجوان نسل کو مل کر عام لوگوں میں انسانی بیداری اور مذہبی احترام کے جذبوں اور شعور کو بیدار کرنا ہوگا کہ انسانی جان سب سے زیادہ محترم ہے اور مذہب کے نام پر تشدد پھیلانا دراصل مذہب کی توہین کرنا ہے نیز حکومت کو چاہیے کہ اگر وہ شہریوں کی جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنائے اور مجرموں وظالموں کے خلاف سخت فیصلہ لے کر انہیں کیفر کردار تک پہونچائے، امید ہے کہ وہ مجرموں کو گرفتار کرنے اور فسادیوں کے خلاف سخت اقدام اٹھائے گی اور ایسے ظالموں اور غنڈوں کے خلاف فاسٹ ٹریک عدالت قائم کرا کے سزا دلوائے گی تاکہ ریاست میں امن وامان کی صورت حال برقرار رہے، اس سلسلہ میں امارت شرعیہ اور دیگر ملی تنظیموں نے حکومت بہار کو خط لکھ کر توجہ دلائی اور صحیح صورتحال سے واقف کرایا، واضح ہو کہ امارت شرعیہ اس کے خلاف مسلسل جدوجہد کر رہی ہے اور کرتی رہے گی جب تک کہ مظلوموں کو انصاف نہ مل جائے اور امن وامان کی فضاء قائم نہ ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

علاقہ، مذہب، ذات اور زبان کے تنوع کے باوجود ہم ہندوستانی ہیں: پروفیسر عین الحسن

حیدرآباد، 26 جنوری (پریس نوٹ) ہم متنوع علاقے، مذہب اور مختلف زبانوں کا پس منظر رکھتے ہیں۔ لیکن ہم سب ہندوستانی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے پرچم کشائی کے بعد کیا۔ وہ آج یونیورسٹی میں 77 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر منعقدہ پرچم کشائی کی تقریب کو مخاطب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یوم جمہوریہ کے موقع پر ہمیں ان عظیم مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیے جنہوں نے اپنے تن من دھن کی قربانی دیتے ہوئے آج ہمیں آزاد ہندوستان میں سانس لینے کا موقع فراہم کیا۔ پروفیسر عین الحسن کے مطابق بحیثیت طالب علم یہ ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کی عزت کرے۔ یہ وہ سبق ہے جس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہم ایک عظیم ہندوستان کے ذمہ داری شہری بن سکتے ہیں۔ انہوں نے سبھی یوم جمہوریہ کی مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم جو ترقی کے ثمرات دیکھ رہے ہیں وہ ہمارے اسلاف کی قربانیوں کا نتیجہ ہیں۔ وائس چانسلر نے خاص طور پر مولانا ابوالکلام آزاد کا حوالہ دیا جنہوں نے ہر طرح کی صعوبتیں جھیلیں، جیل کا سامنا کیا اور ملک کی یکجہتی کو برقرار رکھنے کے لیے ہر ممکنہ قربانی دی اور ہندوستان کی آزادی کو یقینی بنایا۔ وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے ہندوستان کے تنوع کو قیمتی پتھروں سے تعبیر کیا۔ جس طرح پہاڑوں کے پتھر پانی کے بہاؤ میں بہہ کر تراشے جاتے ہیں اور بیش قیمتی بن جاتے ہیں۔ قبل ازیں پروفیسر سید عین الحسن نے یونیورسٹی مین بلڈنگ کے روبرو رسم پرچم کشائی انجام دی۔ اس کے بعد پروفیسر مظفر حسین خان اور ڈاکٹر شیخ وسیم پٹھان، کی نگرانی میں یونیورسٹی کے کلچرل کلب کے طلبہ نے قومی ترانہ اور حب الوطنی پر مبنی نغمے پیش کیے۔ اس موقع پر پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار اور پروفیسر ایم اے عظیم، پراکٹر، ڈاکٹر محمد یوسف خان، صدر نشین قومی تقاریب کمیٹی، وائس چانسلر کے ہمراہ موجود تھے۔ لفٹننٹ محمد عبدالمجیب، اسوسیئٹ این سی سی آفیسر کی نگرانی میں ون تلنگانہ آرمڈ بیٹری این سی سی مانو سب یونٹ کے کیڈٹس نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے این سی سی کیڈٹس میں نمایاں کارکردگی کی بنیادوں پر سرٹیفکیٹ اور میڈل تقسیم کیے گئے۔ ان کے علاوہ انڈین یونیورسٹیز اسوسی ایشن کی جانب سے منعقدہ ساؤتھ زون یوتھ فیسٹول میں نمایاں کارکردگی پیش کرنے والی ٹیموں کو بھی تہنیت پیش کی گئی۔ پرچم کشائی کی اس تقریب میں ڈاکٹر محمد مصطفیٰ علی سروری، افسر تعلقات عامہ نے پروگرام کی کارروائی چلائی۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، صدر نشین کی نگرانی میں کمیٹی نے این سی سی کیڈٹس ناموں اناؤنسمنٹ کیا۔ ڈائرکٹر رضوان احمد کی نگرانی میں آئی ایم سی ٹیم نے یوٹیوب اور سوشل میڈیا پر پروگرام کا لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔

وائسرائے کا تحفہ: گولڈن ٹیمپل کی 122 سال پرانی گھڑی دوبارہ چل پڑی

ہرمدیپ سنگھ اور روندر سنگھ روبن

انڈیا کی ریاست پنجاب کے اہم شہر امرتسر میں واقع سکھ مذہب کے مقدس ترین مقام گولڈن ٹیمپل میں نصب تقریباً سو سال پرانی تاریخی گھڑی، جسے ’کرزن کلاک‘ کے نام سے جانا جاتا ہے، طویل عرصے تک خاموش رہنے کے بعد اب ایک بار پھر درست وقت بتانے لگی ہے۔ یہ گھڑی کئی دہائیوں سے 08:10 پر رکی ہوئی تھی۔ اب اس تاریخی گھڑی کی مرمت کا کام مکمل ہو چکا ہے اور اسے دوبارہ دربار صاحب میں آویزاں کر دیا گیا ہے۔ گھڑی کی مرمت انگلینڈ کے شہر برمنگھم میں کی گئی ہے، یہ وہی شہر ہے جہاں اسے اصل میں تیار کیا گیا تھا۔ مرمتی کام میں تقریباً دو سال کا عرصہ لگا ہے۔ یہ گھڑی برطانوی دور میں ہندوستان کے وائسرائے لارڈ کرزن کی طرف سے سکھوں کے مقدس ترین مذہبی مقام دربار صاحب کو دیا گیا ایک تحفہ تھا۔ گولڈن ٹیمپل کی دیواروں پر موجود نقش ونگار اور سونے کی تختیوں کی حفاظت اور بحالی کا کام برطانیہ کے شہر برمنگھم میں قائم ادارے ’گرونانک نشکام سیوک جتھا‘ کے سپرد ہے۔ اسی ادارے کی نگرانی اور قیادت میں تاریخی کرزن کلاک کی مرمت کا عمل مکمل کیا گیا۔ ادارے کے نمائندے اندرجیت سنگھ کے مطابق دستیاب تاریخی ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی وائسرائے لارڈ کرزن اپنی اہلیہ کے ہمراہ 9 اپریل 1900 کو دربار صاحب تشریف لائے تھے۔ اس موقع پر انھوں نے دربار صاحب میں نصب ایک سادہ سی گھڑی دیکھی جس کے بعد انھوں نے خواہش ظاہر کی کہ اس سادہ گھڑی کی جگہ ایسی گھڑی نصب کی جائے جو دربار صاحب کے تقدس اور حسنِ تعمیر سے ہم آہنگ ہو۔ اندرجیت سنگھ کے مطابق لارڈ کرزن کی ہدایات پر برمنگھم کی معروف کمپنی ایلکنگٹن اینڈ کمپنی لمیٹڈ کو یہ خصوصی گھڑی تیار کرنے اور انڈیا بھیجنے میں دو برس سے زائد کا وقت لگا۔ ماہرین کے مطابق یہ گھڑی نہ صرف وقت کی علامت ہے بلکہ برصغیر کی تاریخ، فنِ تعمیر اور مذہبی ورثے سے جڑی ایک اہم یادگار بھی تصور کی جاتی ہے۔ جس کی بحالی تاریخی ورثے کے تحفظ کی ایک نمایاں مثال ہے۔ یہ چمکدار پیتل کی گھڑی اس وقت کے لاہور کے کمشنر کی جانب سے 31 اکتوبر 1902 کو دیوالی اور بندی چھوڑ دیوس کے موقع پر دربار صاحب کو پیش کی گئی تھی۔

گرونانک نشکام سیوک جتھا کے نمائندے اندرجیت سنگھ کا کہنا ہے کہ سنہ 2023 کے آخر میں ادارہ سری ہرمندر صاحب امرتسر کے اندرونی حصے کی مرمت اور خوبصورتی میں اضافے کے کام میں مصروف تھا۔ اسی دوران چار داخلی دروازوں میں سے ایک کے اوپر نصب ایک گھڑی سامنے آئی، جو طویل عرصے سے نظروں سے اوجھل تھی اور ایک وقت سے آگے نہیں بڑھی تھی۔ اندرجیت سنگھ کے مطابق مشاورت کے بعد متعلقہ حکام نے ادارے کو اس تاریخی گھڑی کی مرمت کی اجازت دے دی۔ گھڑی پر درج تحریر سے معلوم ہوا کہ یہ گھڑی 120 برس سے زائد عرصے سے یہاں موجود ہے۔ انھوں نے بتایا کہ گھڑی پر درج عبارت کے مطابق ’یہ گھڑی امرتسر کے گولڈن ٹیمپل کو وائسرائے اور گورنر جنرل آف انڈیا لارڈ کرزن کی جانب سے اپریل سنہ 1900 میں ان کے پہلے سرکاری دورے کے موقع پر پیش کی گئی تھی۔‘ اندرجیت سنگھ کا مزید کہنا تھا کہ ’حکام نے گھڑی کو مرمت کے لیے برطانیہ بھیجنے کی منظوری دے دی، کیونکہ یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ یہ گھڑی ممکنہ طور پر انگلینڈ میں تیار کی گئی تھی۔‘ برطانیہ میں گرونانک نشکام سیوک جتھا کا مرکزی دفتر ہینڈزورتھ (برمنگھم) میں واقع ہے جہاں سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر زیورات کی تیاری، ڈیزائن اور دستکاری کا عالمی شہرت یافتہ مرکز موجود ہے۔ اس علاقے کو گھڑی سازی کے حوالے سے تاریخی اہمیت حاصل ہے اور اس بات کے آثار سترھویں صدی تک ملتے ہیں۔ بعد ازاں یہ بھی انکشاف ہوا کہ برمنگھم کا یہی چھوٹا سا علاقہ نہ صرف اس گھڑی کی ممکنہ جائے پیدائش تھا بلکہ مرتی ٹیم کے ایک اہم رکن کا گھر بھی اسی علاقے میں واقع تھا۔ گرونانک نشکام سیوک جتھا کے نمائندے اندرجیت سنگھ کے مطابق گھڑی کی اصل مکینیکل مشینری، سوئیاں اور ڈائل کئی دہائیاں قبل تبدیل کر دیے گئے تھے۔ اندرجیت سنگھ نے بتایا کہ ’گھڑی نہایت خستہ حالت میں تھی۔ اس کا ڈھانچہ بری طرح متاثر ہو چکا تھا کچھ جگہوں پر سے تو اس میں کریک پڑ چکے تھے، کہیں کہیں سے اس کے بعض حصے ٹوٹ چکے تھے۔ گھڑی کی یہ حالت غالباً اس کے دیوار سے گر جانے کی وجہ سے ہوئی تھی۔‘ انھوں نے مزید کہا کہ ’گھڑی کے ڈھانچے کی مختلف اوقات میں مرمت عام طور

گلبرگہ کے تین قلم کاروں کو محبوب علی خان ایوارڈ تفویض

گلبرگہ: 26/جنوری (ای میل) وسیم عارف

کی اطلاع کے بہ موجب مجیب علی خان میوزیم کلچرل فورم گلبرگہ کے زیر اہتمام الحاج محمد محی الدین پاشاہ مدیر اعلیٰ روز نامہ انقلاب دکن گلبرگہ کی سرپرستی میں اور سینئر صحافی و معروف شاعر جناب حکیم شاکر کی صدارت میں گلبرگہ کے تین اردو کے قلم کاروں کو گلبرگہ کی ادب دوست شخصیت الحاج مجیب علی خان کے والد محترم اور ماضی قریب کی عوام دوست شخصیت اور اردو نواز قاضی محبوب علی خان مرحوم و مغفور کی پیدائش کو سو برس مکمل ہونے کی مسرت میں ان کے نام سے منسوب گلبرگہ سے متعلق تین ملک گیر سطح پر شہرت یافتہ اردو قلم کاروں جناب منظور وقار (محبوب علی خان ایوارڈ برائے مجموعی خدمات) ڈاکٹر انیس صدیقی (محبوب علی خان ایوارڈ برائے ادبی خدمات) اور ڈاکٹر غضنفر اقبال سہروردی (محبوب علی خان ایوارڈ برائے نثری خدمات) سینئر کانگریسی قائد جناب عالم خان کے ہاتھوں تفویض کیے گئے۔ تقریب تفویض اعزازات کی ابتدا جناب کلیم الدین کی قرآت کلام پاک سے ہوئی۔ حافظ سید عبدالرحمن نے حمد باری تعالیٰ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حیدرآباد دکن کے عالمی سطح پر معروف نعت خواں جناب اسد محی الدین خان نے نعت رسول مقبول ﷺ کا نذرانہ پیش کیا۔ تقریب کے روح رواں اور سربراہ مجیب علی خان میوزیم کلچرل فورم گلبرگہ جناب مجیب علی خان نے اپنی خیر مقدمی تقریر میں تمام حاضرین کا تقریب میں استقبال کیا اور تقریب کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ مشہور اردو افسانہ نگار ڈاکٹر کوثر پروین نے تینوں اعزاز یافتگان کا تعارف دل نشیں انداز میں پیش کیا۔ جناب یوسف منیار نے اپنی تقریر میں کہا یہ تین ایوارڈ باپ کی عظمت بیٹے کی عقیدت اور ادب سے محبت کی اعلیٰ مثال ہیں۔ انھوں نے تینوں قلم کاروں کو اردو ادب کے حقیقی سفیر قرار دیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی انجینئر محمد عارف مرزا نے اپنی تقریر میں تینوں اصحاب قلم کو دلی مبارک باد دی اور ان کی گراں قدر خدمات کو سراہا۔ تینوں اعزاز یافتگان کو عارف مرزا نے اپنی جانب سے تحفۂ خلوص پیش کئے۔ جناب سید نذیر الدین متولی سرپرست کلچرل فورم گلبرگہ نے تمام اعزاز یافتگان کو دلی مبارک باد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ سماجی کارکن محترمہ احمدی بیگم نے اعزاز یافتگان کو مبارک باد دی اور ان کی ادبی ثقافتی اور تحقیقی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ ممتاز قلم کار ڈاکٹر انیس صدیقی نے اپنی تقریر میں الحاج مجیب علی خان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا تینوں اعزاز یافتگان عرصہ دراز سے اردو زبان و ادب میں قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں اور اپنی شناخت ملکی سطح پر کروائی ہے۔ انھوں نے کہا اعزاز کسی کو عطا کرنا صحت مند معاشرے کا مستحسن قدم ہوتا ہے مجیب علی خان کی یہ کاوش کامیاب ہوئی ہے۔ صدر تقریب الحاج حکیم شاکر نے مجیب علی خاں کو مبارک باد دی اور گلبرگہ کے تین مقبول ترین قلم کاروں کے انتخاب کو حق بہ جانب قرار دیا۔ انھوں نے کہا اعزاز یافتگان کی پہچان قومی سطح کے ادب میں مستحکم ہے۔ تقریب کی نظامت جناب نواب خان نے بہ حسن و خوبی انجام دی جناب وسیم عارف نے اظہار تشکر کیا۔ پُر تکلف ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب میں شہر گلبرگہ معزز حضرات و خواتین نے شرکت کی۔

میٹرو پولس ہائی اسکول ٹولی چوکی میں جشن یومِ جمہوریہ

حیدرآباد (راست) میٹرو پولس ہائی اسکول، آئی اے ایس کالونی، ٹولی چوکی میں یومِ جمہوریہ نہایت جوش و خروش، قومی جذبے اور حب الوطنی کے ماحول میں منایا گیا۔ اس موقع پر اسکول کی عمارت ترنگے کے رنگوں سے سجی ہوئی تھی اور طلبہ و اساتذہ میں قومی فخر نمایاں نظر آ رہا تھا۔ تقریب کا آغاز چیئرمین جناب ایم۔ ایس۔ فاروق کے دستِ مبارک سے قومی پرچم کشائی سے ہوا۔ پرچم کشائی کے بعد قومی ترانہ پیش کیا گیا جس میں تمام طلبہ، اساتذہ اور عملے نے احترام کے ساتھ شرکت کی۔ طلبہ نے اس موقع پر ہندوستان کی آزادی اور آئین ہند کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرنے والے مجاہدین آزادی کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔ مختلف ڈراموں کے ذریعے انہوں نے نہ صرف آئین کی اہمیت کو اجاگر کیا بلکہ ملک کی سلامتی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے فوجی جوانوں کی قربانیوں کو بھی مؤثر انداز میں پیش کیا، جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ پروگرام کے دوران مختلف زبانوں میں تقاریر اور نظمیں بھی پیش کی گئیں۔ نظموں میں آزادی، مساوات اور اخوت جیسے آئینی اقدار کو نمایاں کیا گیا، جبکہ تقاریر میں "اتحاد میں کثرت" کے پیغام کو خوبصورتی سے پیش کیا گیا۔ طلبہ کی کارکردگی نے یہ ثابت کیا کہ نئی نسل نہ صرف اپنے حقوق سے واقف ہے بلکہ اپنے فرائض سے بھی بخوبی آگاہ ہے۔ تقریب کے اختتام پر چیئرمین جناب ایم۔ ایس۔ فاروق نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے یومِ جمہوریہ کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے طلبہ کو آئین ہند کی قدروں کو اپنانے، ملک سے محبت اور ذمہ دار شہری بننے کی تلقین کی۔ ان کا خطاب طلبہ کے لیے نہایت حوصلہ افزا اور ولولہ انگیز ثابت ہوا۔ آخر میں شکریہ کی رسم کے ساتھ یہ یادگار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت سید شاہ تراب الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ عرس

عقیدت مندوں کو کسی بھی قسم کی دشواری نہ ہو: ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان

۲/فروری سے عرس کا آغاز، عقیدت مند افواہوں پر یقین نہ کریں، کسی بھی مشکل کی صورت میں کنٹرول روم سے رابطہ کریں، عقیدت مندوں کی سلامتی کو اولین ترجیح، عرس میں پہلی بار "اسمارٹ" ہجوم مینجمنٹ نظام

پربھنی، 27 جنوری (جیمکا) پربھنی شہر کے مشہور حضرت سید شاہ تراب الحق صاحبؒ کا عرس 2 سے 10 فروری 2026 کے دوران منعقد ہوگا۔ اس مدت میں زیارت کے لیے آنے والے عقیدت مندوں کو کسی بھی قسم کی پریشانی نہ ہو، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پولیس محکمہ، میونسپل کارپوریشن، سب ڈویژنل دفتر، ضلع وقف دفتر، محکمہ بجلی، فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن، محکمہ صحت، پبلک ورکس، آفاتِ انتظامیہ اور آر ٹی او کو مناسب اقدامات کرنے کی ہدایت ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان نے دی۔ ضلع کلکٹر نے اپیل کی کہ عرس میں آنے والے عقیدت مند کسی بھی افواہ پر یقین نہ کریں۔ اگر کسی قسم کی دشواری پیش آئے تو پولیس، میونسپل کارپوریشن، وقف بورڈ یا سب ڈویژنل افسر کے کنٹرول روم سے رابطہ کریں۔ عرس کے سلسلے میں آج ضلع کلکٹر آفس میں جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی، جس سے خطاب کرتے ہوئے ضلع کلکٹر نے یہ ہدایات دیں۔ اس موقع پر ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر نتیشا ماتھر، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گنجال، سب ڈویژنل پولیس آفیسر جیون بینیوال، ضلع آفات مینیجر پون کھانڈ کے سمیت متعلقہ محکموں کے افسران موجود تھے۔ ضلع کلکٹر نے کہا کہ عرس کو کامیابی سے انجام دینے کے لیے تمام محکمے باہمی ہم آہنگی کے ساتھ کام کریں۔ پولیس محکمہ سخت حفاظتی انتظامات کرے۔ سی سی ٹی وی کیمرے، ضروری مقامات پر واچ ٹاور اور بیریکیڈنگ کا انتظام کیا جائے۔ ٹریفک محکمہ پارکنگ اور آمد و رفت کے نظام کو ہموار رکھے۔ میونسپل کارپوریشن صفائی، پینے کے پانی، پائپ لائن اور سڑکوں کی مرمت، رہنمائی بورڈز، عوامی بیت الخلاء، قربان گاہوں کی صفائی، اسٹریٹ لائٹس، سڑکوں پر گرد و غبار سے بچاؤ کے لیے اسپرنکلرز کے ذریعے پانی کا چھڑکاؤ اور فائر فائٹنگ نظام تیار رکھے۔ محکمہ بجلی اس بات کو یقینی بنائے کہ بجلی کی فراہمی منقطع نہ ہو اور بجلی چوری نہ ہونے پائے۔ محکمہ صحت ادویات کے ساتھ طبی سہولیات اور عملہ دستیاب رکھے۔ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ درگاہ سے پیڈ گاؤں تک سڑک کو بہتر حالت میں رکھے۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے افسران فروخت ہونے والی غذائی اشیاء کی جانچ کریں، ایسی ہدایات ضلع کلکٹر نے دیں۔ عرس کے موقع پر لگائے جانے والے تفریحی جھولے اور دیگر آلات محفوظ ہیں یا نہیں، اس کی تصدیق کی جائے۔ ہوٹلوں اور کھانے پینے کے مراکز میں گھریلو سلنڈر کے استعمال سے گریز کیا جائے، جنریٹر کا انتظام کیا جائے، کھلے عام جانوروں کی قربانی نہ ہو بی اس بات پر بھی خاص توجہ دی جائے، ضلع کلکٹر نے مزید ہدایت دی۔ ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان کے تصور کے تحت اس سال عرس کے دوران پہلی بار پبلک ایڈریسنگ سسٹم کو بطور پیشگی انتباہی آفات مینجمنٹ نظام نافذ کیا جا رہا ہے۔ اس کے ذریعے جائے وقوعہ پر موجود ہوئے بغیر ضلع کلکٹر آفس اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آفس سے ہی ضلع کلکٹر اور ایس پی ہجوم کے نظم و نسق سے متعلق کارروائی کریں گے۔ یہ نظام جی ایس ایم ٹیکنالوجی پر مبنی ہوگا، جس کے ذریعے عرس کے مقام پر جائے بغیر بھی ضلع کلکٹر آفس یا پولیس سپرنٹنڈنٹ آفس سے ہجوم مینجمنٹ کے بارے میں ہدایات دی جاسکیں گی، جس سے وقت کی بچت ہوگی۔ اس نظام کے ذریعے دو سے تین کلومیٹر کے دائرے میں پبلک ایڈریسنگ سسٹم کے ذریعہ نہایت ہنگامی پیغامات نشر کیے جاسکیں گے۔

وفاق المدارس الاسلامیہ امارت شرعیہ کا سالانہ امتحان جاری

پھلواری شریف (پریس ریلیز) ۲۸/جنوری: وفاق المدارس الاسلامیہ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ سے دو سو تہتر مدارس ملحق ہیں، جن میں اطفال، حفظ و ناظرہ قرآن اور عربی ششم تک کے مدارس شامل ہیں، ان مدارس کا سالانہ امتحان ایک ساتھ وفاق المدارس کے زیر انتظام ہوتا ہے، کاپیاں اور سوالات مراکز امتحان تک پہونچائے جاتے ہیں، امتحان کے بعد کاپیاں مرکزی دفتر امارت شرعیہ منگوائی جاتی ہیں اور پھر اس کی جانچ کا کام شروع ہوتا ہے، ہماری کوشش ہوتی ہے کہ نصف رمضان تک نتائج امتحان بھیج دیے جائیں، جو امتحانات اطفال وغیرہ کے زبانی ہوتے ہیں ان کے نتائج بھی وفاق میں جمع ہو جاتے ہیں، ہماری کوشش ہوتی ہے کہ تمام مراکز پر نگراں، ممتحن بھیجے جائیں اور اس کے لیے ملحقہ مدارس کے اساتذہ کو مراکز امتحان پر بھیجا جاتا ہے، ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس الاسلامیہ کے ناظم مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی نے کیا، انہوں نے فرمایا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جن کو ممتحن یا نگراں کے طور پر نامزد کیا گیا تھا وہ کسی عذر کی وجہ سے نہیں پہونچ سکے، ایسے میں ناظم وفاق کا مشورہ ہے کہ مقامی طور پر اس کا نظم کر لیا جائے اور اس کی اطلاع دفتر وفاق کو دی جائے۔

امارتِ شرعیہ مشکل حالات میں امتِ مسلمہ کے لیے عظیم ڈھال ہے: مولانا قمر انیس قاسمی

ڈالٹن گنج اور ضلع لوہردگا کے بھنڈرا و شہر کے اے آر تاج میرج ہال میں ایس آئی آر کی عملی تربیت

(نمائندہ: لوہردگا / 27 جنوری 2026) حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہم کی ہدایت پر پوری ریاست جھارکھنڈ میں امارتِ شرعیہ کی جانب سے ایس آئی آر کے موضوع پر عملی تربیت اور بیداری ورکشاپ کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اس سلسلے کے تحت رانچی، جمشید پور، سرائے کیلا کھرساواں، مغربی سنگھ بھوم، سمڈیگا، دیوگھر، دمکا، صاحب گنج، چترا، لاتیہار، ہزاری باغ، چترپور، کوڈرما اور پلاموں سمیت متعدد اضلاع میں کامیاب پروگراموں کے بعد اس وقت امارتِ شرعیہ کا وفد ضلع لوہردگا میں سرگرمِ عمل ہے۔ 25 جنوری بعد مغرب مفتی سہراب ندوی قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ کی قیادت اور مولانا عبدالصبور قاسمی کی رہبری میں ڈالٹن گنج پلاموں میں ورکشاپ منعقد کیا گیا، 26 جنوری کو صبح کے وقت یہ وفد لوہردگا کے بھنڈرا میں واقع جامع مسجد پہنچا، جہاں ایس آئی آر بیداری مہم اور عملی تربیت کا انعقاد کیا گیا۔ اس وفد کی قیادت جناب مولانا قمر انیس قاسمی صاحب، معاون ناظم امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ فرما رہے ہیں۔ نظامت کے فرائض قاضی شریعت مفتی عمر فاروق قاسمی نے انجام دیئے۔ اس موقع پر قائد وفد مولانا قمر انیس قاسمی نے اپنے خطاب میں امارتِ شرعیہ کی صد سالہ تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ امارت دراصل اسلام کی عظیم تاریخ کا ایک زندہ تسلسل ہے، جسے آٹھ امرائے شریعت نے اپنے اپنے عہد میں بے مثال جدوجہد کے ذریعے مضبوطی کے ساتھ قائم رکھا۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ شاہد ہے، جب بھی ملت کو کسی سنگین چیلنج کا سامنا ہوا، امیر شریعت اور امارت کے قائدین نے آگے بڑھ کر دین و شریعت کے تحفظ میں فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ انہی حقائق کی بنیاد پر پورے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ امارتِ شرعیہ مشکل حالات میں امتِ مسلمہ کے لیے ایک عظیم ڈھال ہے۔ ریسرچ ٹیم کے رکن مفتی قیام الدین قاسمی اور مفتی محمد اکرام الدین القاسمی نے پروجیکٹر اور پریزنٹیشن کے ذریعے شرکاء کو ایس آئی آر کی عملی تربیت فراہم کی۔ انہوں نے ایس آئی آر کے تمام تکنیکی مراحل کو نہایت سادہ، عام فہم انداز اور عملی مثالوں کے ذریعے واضح کیا۔ اس سیشن کی نمایاں خصوصیت یہ رہی کہ شرکاء نے موقع پر ہی ان امور کی عملی مشق کی، جس سے تربیت نہایت مؤثر ثابت ہوئی، اور نوجوانوں نے آئندہ اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے عزم کا اظہار کیا۔ اسی دوران ڈاکٹر حفظ الرحمن صاحب نے وقف سے متعلق ضروری اور اہم معلومات فراہم کیں۔ شرکاء کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے گئے اور زمینی سطح پر درپیش مسائل کے عملی حل بھی پیش کیے گئے۔ تربیت میں شریک افراد نے بھرپور جوش و جذبے کے ساتھ اس عزم کا اظہار کیا کہ جب ایس آئی آر کا عملی مرحلہ آئے گا تو وہ گھر گھر جا کر پوری تندہی کے ساتھ اس دینی و ملی فریضے کو انجام دیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ جھارکھنڈ ایس آئی آر مہم کا یہ تربیتی وفد حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہم کی مسلسل نگرانی اور رہنمائی میں کام کر رہا ہے، جبکہ ناظمِ امارتِ شرعیہ حضرت مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی کی جانب سے بھی ہمہ وقت مناسب ہدایات اور رہنمائی فراہم کی جا رہی ہے۔ اس تربیتی پروگرام میں علاقے کے معززین، سماجی کارکنان، دانشوران اور نوجوانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام کی کامیابی میں قاضی شریعت لوہردگا حضرت مفتی عمر فاروق صاحب کی خصوصی محنت اور کاوش شامل رہی، جنہوں نے اپنے خطاب میں اس اقدام کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ اسی دن بعد از مغرب شہر لوہردگا کے اے آر تاج میرج ہال میں ایک بڑا عوامی پروگرام منعقد ہوا، جس میں سیکڑوں افراد نے شرکت کی۔ ان پروگراموں کی کامیابی میں حاجی سجاد خان صاحب، حاجی نعیم صاحب، جناب تابش عالم، حافظ عمران صاحب، مولانا عبدالحمید، مولانا احسن امام اور مفتی وسیم احمد نے نمایاں اور مؤثر کردار ادا کیا۔ الحمدللہ، ان تربیتی ورکشاپس کے مثبت اثرات پوری ریاست جھارکھنڈ میں محسوس کیے جا رہے ہیں، اور جن جن اضلاع میں امارتِ شرعیہ کے وفد کے پروگرام منعقد ہو رہے ہیں، وہاں ایس آئی آر کے تعلق سے عوامی بیداری نمایاں طور پر بڑھتی جا رہی ہے۔

☆☆☆☆☆

معروف سماجی شخصیت اور خدمت ٹرسٹ ناگپاڑہ کے سرپرست اشفاق بھائی کو صدمہ ان کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کا اظہار تعزیت

انتہائی رنج و غم کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آج بتاریخ 26 جنوری بروز پیر بوقت صبح شہر ممبئی کی معروف سماجی شخصیت اور خدمت ٹرسٹ ناگپاڑہ کے سرپرست اشفاق بھائی کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ ان کی بال بال مغفرت فرمائے۔ اس موقع پر جمعیت علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی نے اشفاق بھائی خدمت ٹرسٹ کی اہلیہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحومہ صوم صلوٰۃ کی پابند ایک نیک سیرت اور با اخلاق خاتون تھیں وہ نہ صرف اپنے گھریلو کردار میں ایک مثالی خاتون تھیں بلکہ سماجی خدمت اور ضرورت مندوں کی مدد میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ انہوں نے کہا کہ خدمت ٹرسٹ کے تحت اشفاق بھائی نے جس جذبے اور لگن سے بے سہارا افراد، غریب اور محتاج خاندانوں کی مدد کی، اس میں مرحومہ کا ساتھ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مرحومہ نے اپنی زندگی میں خیر اور بھلائی کے کئی ایسے کام انجام دیئے جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ ہوں گے۔ انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، انہیں جنتِ اعلیٰ میں جگہ عطا کرے اور سوگوار خاندان خصوصاً اشفاق بھائی کو صبر جمیل اور توانائی عطا فرمائے۔ مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی نے جمعیت علماء کی تمام یونٹوں کے ذمہ داران و اراکین سے اپیل کی ہے کہ مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔

اُردو کے ایک سچے اور غیر مسلم شاعر و ادیب ادھو مہاجن بسمل پونوی نہیں رہے

تحریر: محسن رضا ضیائی، پونے

پونے شہر کے ممتاز اور کہنہ مشق شاعر و ادیب ادھو مہاجن بسمل اب اس دنیا میں نہیں رہے، مگر ان کی ادبی، اخلاقی اور سماجی خدمات ایسی ہیں جو انہیں ہمیشہ زندہ رکھیں گی۔ ان کے انتقال کی خبر نے اہلِ ادب کو گہرے رنج و ملال میں مبتلا کر دیا ہے، کیوں کہ ان کی شخصیت صرف ایک شاعر تک محدود نہیں تھی بلکہ وہ ایک عظیم شخصیت کے مالک بھی تھے۔ وہ اپنے آپ کو ابتدائی طور پر صاحبِ تصانیف کثیرہ ڈاکٹر نذیر فتح پوری صاحب کے شاگردوں میں شمار کرتے تھے، جن سے انہوں نے اُردو زبان اور اُس میں شعری و شاعری سیکھی تھی۔ وہ نہ صرف ایک اچھے شاعر و ادیب تھے بلکہ اعلیٰ اخلاق اور مضبوط کردار کے حامل انسان بھی تھے۔ میدانِ سخن میں جہاں وسیع الظرفی اور اخلاق مندی کم ہی دیکھنے کو ملتی ہے، وہاں ادھو مہاجن بسمل اپنی تواضع و انکساری کے سبب ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ یہی اوصاف ان کی شاعری میں بھی جھلکتے تھے۔ اگرچہ وہ مذہباً غیر مسلم تھے، لیکن اُردو زبان و ادب سے ان کی محبت اور وابستگی مثالی تھی۔ انہوں نے پوری زندگی اُردو کے فروغ اور ارتقا کے لیے وقف کر دی۔ موجودہ فرقہ وارانہ ماحول میں انہوں نے اُردو میں شعر و ادب تخلیق کر کے یہ عملی پیغام دیا کہ اُردو کسی ایک طبقے یا مذہب کی زبان نہیں بلکہ ایک عالمی اور آفاقی زبان ہے، جس کی کوئی سرحد نہیں۔ اُردو زبان و ادب کے لیے ان کا یہ سرفروشانہ اور مخلصانہ کردار ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے ہر صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی، جن میں نعت، منقبت، نظم، گیت، دوہے اور غزل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کی شعری و نثری کاوشوں کے نتیجے میں سترہ (17) کتابیں منصۂ شہود پر آ چکی ہیں، جو ادبی حلقوں میں مقبول ہوئیں اور اہلِ ذوق سے داد و تحسین وصول کی۔ اسی طرح وہ اُردو اور مراٹھی دونوں زبانوں پر یکساں عبور رکھتے تھے، جس نے انہیں ایک منفرد شناخت عطا کی۔ پونے شہر میں جہاں انہوں نے اُردو زبان و ادب کو نئی توانائی بخشی، وہیں مراٹھی ادب کی ترویج و اشاعت کے لیے بھی ہمہ وقت سرگرم رہے۔ اس طرح وہ لسانی ہم آہنگی اور تہذیبی رواداری کی جیتی جاگتی مثال تھے۔ پونے کی تقریباً ہر چھوٹی بڑی ادبی محفل میں ان کی شرکت رہا کرتی تھی، جہاں وہ اپنی منفرد شاعری سے سامعین کو محظوظ کیا کرتے تھے۔ ان کا اور راقم السطور دونوں کا آبائی وطن جلگاؤں ہے، اسی نسبت سے ان سے قریبی اور ادبی تعلقات رہے، جو وقت کے ساتھ مزید مضبوط ہوتے گئے۔ بڑے شاعر ہونے کے باوجود وہ نہایت اصاغر نواز تھے۔ بارہا اپنے دولت خانے پر ادبی نشستوں کا اہتمام کیا اور ناچیز کو بھی دعوتِ سخن دی۔ ان کا خلوص بھرا رویہ، گاہے بگاہے فون پر گفتگو کرنا اور خاص طور پر نعتیہ کلام بھیج کر اصلاح کی درخواست کرنا ان کی متواضع اور منکسر مزاج شخصیت کی واضح دلیل ہے۔ کافی عرصے سے وہ علیل چل رہے تھے اور جہاں گیر ہاسپٹل، پونے میں دورانِ علاج ان کا انتقال ہو گیا۔ اگرچہ وہ آج ہمارے درمیان موجود نہیں، لیکن پونے کے اُردو اور مراٹھی ادبی حلقوں میں ان کا نام اور کام ہمیشہ احترام کے ساتھ یاد رکھا جاتا رہے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

یومِ جمہوریہ پر تھانے میں نائب وزیر اعلیٰ کے ہاتھوں پرچم کشائی

'مشن بھراری' سمیت سرکاری منصوبوں کی نقاب کشائی

تھانے (آفتاب شیخ): ہندوستان کے 77 ویں یومِ جمہوریہ کے موقع پر تھانے ضلع کی مرکزی سرکاری پرچم کشائی کی تقریب پیر کے روز 26 جنوری 2026 کو ساکیت پولیس گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اور تھانے ضلع کے سرپرست وزیر ایکناتھ شندے نے قومی پرچم لہرایا، جس کے بعد پولیس دستوں کی جانب سے سلامی اور پریڈ پیش کی گئی۔ اس موقع پر یومِ جمہوریہ کی سرکاری کارروائیاں انجام دی گئیں۔ تقریب کے دوران ضلع پریشد تھانے کے محکمہ تعلیم کی جانب سے تیار کیے گئے تعلیمی منصوبے 'مشن بھراری' کی باضابطہ نقاب کشائی عمل میں آئی۔ اس منصوبے کے تحت ضلع پریشد کے دیہی علاقوں کے اسکولوں میں زیرِ تعلیم پانچویں سے آٹھویں جماعت کے طلبہ کے لیے تعلیمی و مسابقتی امتحانات منعقد کیے جائیں گے۔ ان امتحانات کے ذریعے منتخب ہونے والے طلبہ کو ملک کے مختلف سائنسی اور تحقیقی مراکز کا تعلیمی دورہ کرایا جائے گا، جس کے دوران انہیں ہوائی سفر کا تجربہ بھی فراہم کیا جائے گا۔ انتظامیہ کی جانب سے دی گئی معلومات کے مطابق ضلع تھانے میں شہری نقل و حمل سے متعلق مختلف منصوبوں پر کام جاری ہے، جن میں میٹرو-4، میٹرو-4 اے اور میٹرو-5 شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پنویل۔ کرجت ریل منصوبہ، کلیان۔ بدلاپور تیسری اور چوتھی ریلوے لائن، ایسٹرن فری وے کی توسیع، کوسٹل روڈ اور تھانے۔ بورولی سرنگی منصوبہ بھی ترقیاتی مراحل میں ہیں۔ ضلع انتظامیہ نے بتایا کہ 'شان آپلی داری' منصوبے کے تحت تھانے ضلع کی 431 گرام پنچایتوں میں ڈور اسٹیپ سرکاری خدمات فراہم کی جا رہی ہیں، جس کے ذریعے شہریوں کو گھر بیٹھے مختلف سرکاری دستاویزات حاصل ہو رہے ہیں۔ صحت کے شعبے میں موبائل میڈیکل یونٹ خدمات کو وسعت دی گئی ہے، جبکہ ذہنی صحت سے متعلق خدمات کے لیے 'مائیکا' مرکز قائم کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی متعدد پرائمری ہیلتھ سینٹرس اور سرکاری اسکولوں کو جدید سہولیات سے آراستہ کیا گیا ہے۔ تقریب کے دوران تھانے میونسپل کارپوریشن کی جانب سے 'سوچھ تھانے، ہریت تھانے' کے تصور پر مبنی 'سوچھ تھانے دن درشیکا 2026' کی رونمائی کی گئی۔ اسی طرح ضلع انتظامیہ کے 'ای۔ سنجیون' پروجیکٹ کی ویب سائٹ کے لیے تیار کردہ کیو آر کوڈ کا بھی افتتاح عمل میں آیا۔ یومِ جمہوریہ کی اس سرکاری تقریب میں ضلع کلکٹر شری کرشنا پاچال، پولیس کمشنر آشوتوش ڈمبریے، تھانے میونسپل کمشنر سوربھ راؤ، عوامی نمائندے، مختلف محکموں کے اعلیٰ افسران، سرکاری ملازمین، میڈیا نمائندے اور بڑی تعداد میں شہری موجود تھے۔

سٹیزن کیمپس میں جشنِ یومِ جمہوریہ کی رنگا رنگ تقریب

شہر عزیز مالیگاؤں کے مشہور و معروف، سٹیزن کیمپس میں امسال 26 جنوری 2026ء بروز پیر جشنِ یومِ جمہوریہ کی تقریب شاندار پیمانے پر منعقد ہوئی صبح ٹھیک 7:45 کو سٹیزن کیمپس کے نائب صدر محترم ڈاکٹر عبدالحمید انصاری صاحب کے دست مبارک سے رسم پرچم کشائی انجام پزیر ہوئی اس موقع پر سٹیزن کیمپس کے اراکین انتظامیہ، معززین شہر، تمام ہی یونٹ کے پرنسپل، ہیڈ، انچارج، اساتذہ، نان ٹیچنگ اسٹاف، طلباء و طالبات موجود تھے راشٹریہ گیت، راجیہ گیت، پرچم کشائی، سلامی، کب و بلبل کی پریڈ اور مہمانان کو سیلوٹ کے بعد قرات سے تقریب کا آغاز ہوا۔ تقریب کی صدارت کیمپس کے سکریٹری محترم ڈاکٹر آصف سلیم صاحب نے کی۔ اس رنگا رنگ تقریب میں طلباء و طالبات نے اردو، ہندی، مراٹھی و انگلش زبانوں میں تقاریر، مجاہدین آزادی حب الوطنی گیت، لافٹر شو، دو نفری ڈرامے اور مختلف گیتوں پر ایکشن سانگ پیش کیے گئے ظہیر قدسی صاحب نے اپنے تاثرات پیش کیے جب کہ ڈاکٹر آصف سلیم صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا۔ اسٹیج پر ڈاکٹر آصف سلیم، ڈاکٹر عبدالحمید، حافظ بدرالدجیٰ، ڈاکٹر ایوبی معاذ احمد، شکیل رحمانی، ظہیر قدسی، ایوبی عتیق و شارق صاحبان کے علاوہ تمام ہی یونٹ کے ہیڈ، انچارج و پرنسپل، ٹیچنگ و نان ٹیچنگ اسٹاف ممبران اور طلباء و طالبات موجود تھے۔ ہیڈ مسٹریس ایوبی پروین میڈم نے تمام ہی پیشکش کرنے والے طلبا و طالبات کو نقد انعامات سے نوازا۔ شکریہ کے بعد حافظ بدرالدجی کی دعا سے یوم جمہوریہ کی تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔

تلک، جہیز اور بارات غیر اسلامی رسم و رواج ہیں مسلمان ان سے بچیں: احمد حسین قاسمی

(نمائندہ بھاگلپور 27/جنوری) مسلمانوں کو ہر حال میں اللہ کے احکام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا چاہیے، یہ بات ہر مسلمان کے ذہن میں رہنی چاہیے کہ عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات کے تمام شعبوں میں اسلامی احکام کی پیروی ہی ہمارے لیے ذریعہ نجات ہے، دنیاوی تمام مسائل کا حل اللہ نے دین پر عمل کرنے میں رکھا ہے، مسلمان جہاں اللہ کی عبادات بجالائیں؛ وہیں اپنی معاشرت کو بھی قرآنی آیات کی روشنی میں درست کریں، تلک، جہیز اور بارات سراسر غیر اسلامی رسم و رواج ہیں؛ مسلمانوں کو ان سے پرہیز کرنا چاہیے اور سادگی کے ساتھ نکاح کے مقدس عمل کو خانہ خدا میں انجام دینا چاہیے، مذکورہ باتیں امارت شرعیہ کے معاون ناظم اور اس وفد کے قائد جناب مولانا احمد حسین قاسمی مدنی نے کوروڈیہ میں منعقد امارت شرعیہ کے اجلاس عام سے اپنے صدارتی خطاب کے دوران کہیں۔ انہوں نے امارت شرعیہ کا قیمتی پیغام پہنچاتے ہوئے کہا کہ دینی مکاتب کا نظام نئی نسلوں کے ایمان کے تحفظ کا آج سب سے مضبوط ذریعہ ہے، اسے ہر آبادی کی سطح پر قائم کیا جائے اور دوسری جانب مسلم بچیوں کو ارتداد سے بچانے اور ان کے دین و ایمان کی حفاظت کے لیے بھی ہر آبادی میں دینی و تربیتی اجتماع کا نظام قائم کیا جائے، موصوف نے عوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے حالات کے پیش نظر امارت شرعیہ جیسی منظم اور شرعی تنظیم سے اپنے رشتے کو مضبوط رکھنا نہایت ضروری ہے۔ وہیں اس موقع پر مفتی محمد عقیل اختر قاسمی دارالافتاء امارت شرعیہ اور جناب مولانا عبدالحیی زاہد ق

رمضان اور شیو جینتی کے پیش نظر
سہولیات کی فراہمی کا لوک نیائے آگھاڑی کا مطالبہ

ناندیڑ: (راست) آنے والے مقدس ماہِ رمضان اور 19 فروری کو منائی جانے والی شیو اجینتی کے پیش نظر شہر میں بنیادی شہری سہولیات فوری طور پر فراہم کرنے کا مطالبہ ناندیڑ لوک نیائے وکاس آگھاڑی کی جانب سے ناندیڑ واگھالا سٹی میونسپل کارپوریشن سے کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں میونسپل کمشنر کو ایک تحریری یادداشت پیش کی گئی۔ یادداشت میں کہا گیا ہے کہ رمضان المبارک کے دوران شہر کے تمام وارڈز میں خصوصی صفائی مہم چلائی جائے، پینے کے پانی کی باقاعدہ فراہمی یقینی بنائی جائے، بند پڑی اسٹریٹ لائٹس فوری شروع کی جائیں اور جہاں روشنی کا انتظام نہیں ہے وہاں AMRC اسکیم کے تحت نئی ایل ای ڈی لائٹس نصب کی جائیں۔ خراب لائٹس کی مرمت کر کے انہیں دوبارہ فعال کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ رمضان میں مسلمان صبح تقریباً 2 بجے سحری کے لیے بیدار ہوتے ہیں، اس لیے سڑکوں پر صفائی کا خاص انتظام کرتے ہوئے صبح اور رات دو مرتبہ کچرا اٹھانے کا نظام نافذ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے ہر وارڈ میں گھنٹا گاڑیوں کی تعداد بڑھانے کی مانگ کی گئی ہے۔ افطار کے وقت پھلوں کی خریداری میں اضافہ ہوتا ہے، اس لیے نئی آبادی، دیگلور ناکہ، نظام کالونی، کھڑکپورہ، پیر برہان نگر، ہٹی مٹی کا شیر، چوفالا، منیارگلی، برکی چوک اور خودوائی نگر چوک علاقوں میں پھل فروش ٹھیلوں کو منظم انداز میں لگانے کے لیے میونسپل کارپوریشن سے خصوصی انتظامات کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ رمضان کے دوران شہر میں ایک دن چھوڑ کر پانی کی سپلائی باقاعدگی سے کرنے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ یادداشت میں کہا گیا ہے کہ رمضان اور شیو اجینتی دونوں مواقع پر شہریوں کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو، اس کے لیے میونسپل انتظامیہ فوری اقدامات کرے۔

ڈاکٹر کلام جونیئر سائنٹسٹ مسابقتی امتحان میں
شاہین اکیڈمی ناندیڑ کے تین طلباء کو گولڈ میڈل

ناندیڑ: 27/جنوری (راست) اقراء گروپ آف ایجوکیشنس اکولہ اور شاہین گروپ آف انسٹی ٹیوٹس کے اشتراک سے قومی سطح پر منعقد کئے جانے والے باوقار مسابقتی امتحان ڈاکٹر کلام جونیئر سائنٹسٹ کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے جس میں شاہین اکیڈمی، ناندیڑ کے تین ہونہار طلباء نے گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ جماعت دہم کی طالبہ سمیہ مکرانی نے 98.82/ فیصد نشانات حاصل کر کے ملکی سطح پر دوسرا مقام حاصل کیا جبکہ جماعت نہم کی طالبہ آمینہ تبسم 88.23/ فیصد نشانات حاصل کر کے ملکی سطح پر گیارہواں مقام حاصل کیا اور جماعت دہم کے طالب علم محمد مراد خان نے 84.70/ فیصد نشانات حاصل کر کے ملکی سطح پر چودہواں مقام حاصل کیا۔ اس کامیابی کے ساتھ ہی شاہین اکیڈمی ناندیڑ نے پھر ایک مرتبہ تعلیمی حلقوں میں اپنے منفرد اور کامیاب نظامِ تعلیم کا ڈنکا بجا دیا ہے۔ ہر طرف شاہین اکیڈمی ناندیڑ کی اس کامیابی کو سراہا جا رہا ہے۔ بتاریخ 31/جنوری 2026/ کو کرناٹک کے شہر بیدر میں شاہین اکیڈمی میں ایک عظیم الشان جلسہ تقسیم انعامات میں کامیاب طلباء کو 24/ کیرٹ کا آدھا گرام سونے کا میڈل دیا جائے گا۔ تفصیلات کے بموجب اقراء گروپ آف ایجوکیشنس اکولہ اور شاہین گروپ آف انسٹی ٹیوٹس کے زیر اشتراک ہر سال قومی سطح پر ڈاکٹر کلام جونیئر سائنٹسٹ مسابقتی امتحان کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس امتحان میں ملک کی بیشتر ریاستوں کے طلباء حصہ لیتے ہیں۔ سال 2025-26/ کے لیے بھی مذکورہ امتحان کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس امتحان میں شاہین اکیڈمی ناندیڑ سے جماعت ہشتم، نہم اور دہم کے 74/ طلباء نے حصہ لیا۔ مذکورہ امتحان سائنس کے مضامین کیمسٹری، فزکس اور بایولوجی پر مبنی تھا۔ امتحان کو چار مرحلوں میں منعقد کیا گیا۔ پہلے مرحلے میں آن لائن طرز پر MCQ/ امتحان لیا گیا۔ پہلے مرحلے میں 74/ طلباء نے حصہ لیا اور 40/ طلباء نے کامیابی حاصل کی۔ دوسرے مرحلہ میں ایڈوانس لیول پر MCQ/ امتحان کا انعقاد کیا گیا جس میں 30/ طلباء نے کامیابی حاصل کی جو اپنے آپ میں ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ تیسرے مرحلہ میں تیس طلباء کے ٹیلی فونک انٹرویو لئے گئے اور سرفہرست دس طلباء کو فائنل راؤنڈ کے لئے منتخب کیا گیا۔ فائنل انٹرویو راؤنڈ میں شاہین فاؤنڈیشن کلاسیس ناندیڑ کے تین طلباء کے ناموں کا اعلان گولڈ میڈل کے لئے کیا گیا۔ واضح رہے کہ فائنل راؤنڈ میں تحریری امتحان کے ذریعہ بھی طلباء کی معلومات کی جانچ کی گئی۔ اس امتحان میں ملک بھر سے محض 25/ طلباء کو منتخب کیا گیا ہے جس میں شاہین فاؤنڈیشن کلاسیس ناندیڑ کے تین طلباء شامل ہیں جو کہ کسی بھی ایک تعلیمی ادارے سے منتخب ہونے والے طلباء کی تعداد میں سب سے زیادہ ہے۔ اس طرح شاہین فاؤنڈیشن کلاسیس ناندیڑ کو ملک بھر میں سر فہرست ہونے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ شاہین فاؤنڈیشن کلاسیس کے ڈائریکٹر عبدالحئی سر نے اس باوقار امتحان میں طلباء کی رہنمائی کرنے والے اساتذہ یاسر سر، ارشاد قریشی سر، ڈاکٹر فرحانہ میڈم کے علاوہ اس کامیابی میں کلیدی رول ادا کرنے والے تمام اساتذہ کو مبارکباد پیش کی اور مستقبل کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ عبدالحئی سر نے طلباء کی اس کامیابی پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ شاہین اکیڈمی کا مقصد مسلم طلباء کو دینی و عصری تعلیم کے امتزج کے ساتھ دنیوی مسابقتی امتحانات کی تیاری کروانا ہے۔ شاہین اکیڈمی نے ہمیشہ طلباء کی ہمہ جہت ترقی کے علاوہ کردار سازی پر بھی توجہ دی ہے۔ کامیابی سے ہمکنار ہونے والے طلباء کے والدین نے شاہین اکیڈمی کے اساتذہ اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور مستقبل کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکادمی کے
جشن ہندوستان تاریخی کل ہند مشاعرہ کا شاندار انعقاد
سید حسین اختر نے اردو قیادت میں تاریخ رقم کی

ممبئی: (نامہ نگار) مہاراشٹر راجیہ اردو ساہتیہ اکیڈمی کی جانب سے یوم جمہوریہ کی مناسبت سے منعقد کیا جانے والا "جشنِ ہندوستان آل انڈیا مشاعرہ" اس سال اپنی شان و شوکت، عوامی جوش و خروش اور ادبی معیار کے اعتبار سے ایک تاریخی اور یادگار مشاعرہ ثابت ہوا۔ ممبئی کے تاریخی گیٹ وے آف انڈیا کے وسیع و خوبصورت صحن میں منعقد ہونے والی اس روح پرور ادبی محفل میں سامعین کا ایسا جمِ غفیر امڈ آیا کہ پورا ماحول اردو شاعری کی بازگشت سے گونج اٹھا۔ مشاعرے کی نظامت شہنشاہِ نظامت ندیم فرخ نے اپنے مخصوص پر وقار اور دلکش انداز میں انجام دی، جبکہ صدارت عالمی شہرت یافتہ شاعر جوہر کانپوری نے فرمائی۔ محفل کا آغاز مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکیڈمی کے کارگزار صدر سید حسین اختر، جنید سید اور شعیب ہاشمی کے ہاتھوں روایتی شمع روشن کر کے کیا گیا۔ صدرِ مشاعرہ جوہر کانپوری نے جمہوریت، آزادی؟ وطن اور ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کے تناظر میں اپنی ولولہ انگیز نظم پیش کر محفل کو فکری وقار بخشا، جسے سامعین نے بھرپور داد و تحسین سے نوازا۔ غزل کے باضابطہ سفر کا آغاز اورنگ آباد کے نوجوان اور خوش آہنگ شاعر سید فاروق احمد نے کیا، جنہوں نے نعتیہ اشعار اور مترنم غزلوں سے محفل میں روحانیت اور گرمی پیدا کر دی۔ اس کے بعد غلام ثاقب نے جمہوریت اور امن کے موضوعات پر فکر انگیز شاعری پیش کی، جبکہ دھولیہ کے مزاحیہ شاعر ابراہیم ساگر نے حاضرین کو زبردست قہقہوں سے نوازا۔ اورنگ آباد کے معروف شاعر احمد اورنگ آبادی نے اپنی مقبول غزل "نہ تیرا بھارت نہ میرا بھارت"۔۔۔ سنا کر محفل میں فکری ہلچل پیدا کر دی۔ پونے کے وشال باگھ نے سادہ مگر دلنشیں شاعری سے متاثر کیا، جبکہ طالب شولہ پوری نے مراٹھی اور اردو کے حسین امتزاج سے سامعین کے دل جیت لیے۔ ممبئی کے شاعر واصف یار خان نے سماجی ہم آہنگی پر مبنی اشعار سے زبردست داد سمیٹی۔ قمر سرور، تنویر غازی، حامد بھساولی، عرفان جعفری، منظور ندیم اور دیگر شعرا نے بھی اپنی اعلیٰ تخلیقات سے مشاعرے کو بامِ عروج پر پہنچا دیا۔ نظامت کے بعد ندیم فرخ نے بطور شاعر بھی اپنا شہرہ؟ آفاق کلام پیش کیا، جبکہ صدرِ مشاعرہ جوہر کانپوری نے اپنے منفرد لہجے اور فکری گہرائی سے سامعین کو مسحور کر دیا۔ جشن ہندوستان کے موقع پر اس عظیم الشان قومی مشاعرے کا آغاز چیف کارگزار آفیسر سید حسین اختر، سید شعیب ہاشمی، پرشانت اندھارے، سید جنید صاحب، سارنگ کمار پاٹل کے ہاتھوں شمع روشن کی گئی۔ ابتدائی پروگرام کی نظامت اردو دوست فرید احمد خان نے بحسن و خوبی انجام دی۔

اس عظیم الشان مشاعرے کے انعقاد میں مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکیڈمی کے کارگزار صدر سید حسین اختر کی انتھک محنت، منظم منصوبہ بندی اور اردو دوستی نے کلیدی کردار ادا کیا۔ ان کی قیادت میں اکیڈمی نے یہ ثابت کر دیا کہ سرکاری سرپرستی میں بھی اعلیٰ معیار کے ادبی پروگرام منعقد کیے جا سکتے ہیں۔ تقریب میں اقلیتی امور اور سماجی شعبوں سے وابستہ کئی اہم شخصیات نے شرکت کی، جن میں ملیند شینائے، سید جنید، سارنگ کمار پٹیل، پرشانت اندھارے، سلیم سارنگ، ڈاکٹر قاضی امیر الدین، اسامہ رؤف خان بھساول، شیخ ابرار اورنگ آباد، ڈاکٹر محمد اصغر، خورشید صدیقی، شارق نقشبندی ایڈیٹر ایشیا ایکسپریس، رشید خان، قمر ناز، حاجی شکیل انصاری، ڈاکٹر ہاشمی سید شعیب اور دیگر معززین شامل تھے۔ یہ مشاعرہ نہ صرف اردو شاعری کا جشن تھا بلکہ قومی یکجہتی، جمہوری قدروں اور گنگا جمنی تہذیب کا عملی مظہر بھی ثابت ہوا۔ گیٹ وے آف انڈیا کی فضا دیر تک شعر و سخن کی خوشبو سے مہکتی رہی — اور سامعین اس یادگار ادبی رات کو مدتوں یاد رکھیں گے۔ مشاعرے کے آخر میں سید حسین اختر نے تمام کا شکریہ ادا کیا۔

کارپوریشن انتخابات: مجلس کی ہارنے والی خاتون امیدوار کا
ری کاؤنٹنگ نہ ہونے پر اعتراض، معاملہ عدالت تک پہنچا

ناندیڑ: میونسپل کارپوریشن انتخابات 2025-2026 کے سلسلے میں وارڈ نمبر 5-اے سے الیکشن لڑنے والی ایک خاتون امیدوار نے ووٹوں کی دوبارہ گنتی (ری کاؤنٹنگ) نہ کیے جانے پر شدید اعتراض درج کیا ہے اور انصاف کے لیے عدالت سے رجوع کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، ناندیڑ کے پیر برہان نگر کی رہائشی پرگیا بابا صاحب سوریہ ونشی عرف ویفا نورین، زوجہ عمران بشیر نے AIMIM پارٹی کی سرکاری امیدوار کے طور پر وارڈ نمبر 5-اے سے انتخاب لڑا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ مقابل امیدوار کو انتہائی کم ووٹوں کے فرق سے کامیاب قرار دیا گیا، مگر انہیں اپنی بات رکھنے اور ووٹوں کی دوبارہ گنتی کرانے کا موقع فراہم نہیں کیا گیا۔ امیدوار کا الزام ہے کہ انتخابی نتیجہ انتظامیہ کی جانب سے من مانی طریقے سے اعلان کیا گیا، جس کے باعث متعلقہ وارڈ کے شہریوں میں ناراضگی اور عدم اطمینان پایا جا رہا ہے۔ اس معاملے میں انہوں نے ضلع کلکٹر کو تحریری شکایت دے کر جانچ اور انصاف کی مانگ کی ہے۔ ذرائع کے مطابق ضلع کلکٹر کی جانب سے ٹیلی شیٹ فراہم کرنے کے احکامات دیے گئے ہیں۔ اسی دوران میونسپل کمشنر نے مبینہ طور پر تحریری طور پر ہدایت دی ہے کہ دوبارہ گنتی کے لیے عدالتی حکم نامہ پیش کیا جائے۔ خاتون امیدوار نے اس انتخابی تنازع کے خلاف ناندیڑ ضلع عدالت میں الیکشن پٹیشن دائر کی ہے، جسے الیکشن پٹیشن نمبر 01/ 2026 کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ عدالت کے حکم آنے تک متعلقہ کارروائی پر توجہ مرکوز ہے۔ امیدوار نے پرنٹ اور ڈیجیٹل میڈیا سے اپیل کی ہے کہ اس پورے انتخابی معاملے اور ایک خاتون امیدوار کو درپیش مسائل کو عوام کے سامنے لایا جائے تاکہ شفافیت اور انصاف یقینی بنایا جا سکے۔

وزیر اعظم مودی نے بین الاقوامی اداروں میں اصلاحات کا مطالبہ کیا

نئی دہلی۔؟ 27 جنوری۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے عالمی نظام میں بڑھتے ہوئے انتشار کا حوالہ دیتے ہوئے، عصری چیلنجوں سے موؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے بین الاقوامی اداروں میں اصلاحات پر زور دیا۔ 16 ویں ہند-یورپی یونین سربراہی اجلاس کے بعد یوروپی کمیشن کے صدر ارسولا وان ڈیر لیین اور یوروپی کونسل کے صدر انتونیو لوئس سانتوس دا کوسٹا کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا کہ ابھرتی ہوئی عالمی صورتحال مضبوط شراکت داری اور ایک اصلاح شدہ کثیر جہتی نظام کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا، "؟ج، عالمی نظام میں بڑے ہنگامے ہیں، ایسی صورت حال میں، ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان شراکت داری بین الاقوامی نظام میں استحکام کو مضبوط کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ رہنماو؟ں نے متعدد عالمی اور علاقائی مسائل پر تفصیلی بات چیت کی، بشمول یوکرین، مغربی ایشیا، اور ہند-بحرالکاہل، اور کثیر الجہتی اور بین الاقوامی اصولوں کے لیے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ اس تناظر میں، ؟ج ہم نے یوکرین، مغربی ایشیا، اور ہند-بحرالکاہل سمیت کئی عالمی مسائل پر تفصیلی بات چیت کی۔ کثیر الجہتی اور بین الاقوامی اصولوں کا احترام ہماری مشترکہ ترجیح ہے۔ ہم اس بات سے بھی اتفاق کرتے ہیں کہ یوروپی اداروں کو اصلاحات کی ضرورت ہے۔ یوروپی یونین نے بے مثال دورہ قرار دیا، پی ایم مودی نے کہا، "میرے دو قریبی دوستوں صدر کوسٹا اور صدر وان ڈیر لیین کا ہندوستان میں خیر مقدم کرنا خوشی کی بات ہے۔ انہوں نے کوسٹا کو ان کے سادہ طرز زندگی کے لیے "لزبن کا گاندھی" کہا اور جرمنی کی پہلی خاتون وزیر دفاع اور یورپی کمیشن کی پہلی خاتون صدر کے طور پر وان ڈیر لیین کی تعریف کی۔

یومِ جمہوریہ کے موقع پر عبدالحمید خان غضنفر کی کتاب
"500 ضمیر کو جگانے والے پسندیدہ اشعار" کا شاندار رسمِ اجراء

ہنگولی: 27 جنوری (نامہ نگار) یوم جمہوریہ کے پُرمسرت موقع پر آج ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول، جولہ پنچال، تعلقہ کلمنوری، ضلع ہنگولی میں ایک باوقار اور یادگار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں جناب عبدالحمید خان غضنفر کی پی ڈی ایف شکل میں مرتب کردہ گراں قدر تصنیف "500 ضمیر کو جگانے والے پسندیدہ اشعار" کا رسمِ اجراء صدر مدرس عالی جناب محمد عامر کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ تقریب میں اسکول کے معزز اساتذہ کرام اسلم معراج، سید نور بابو، سلمیٰ بیگم، شیخ رفیق، محمد وسیم قریشی اور وجئے انگولے موجود تھے۔ اس موقع پر اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات نے عبدالحمید خان غضنفر کی اس اصلاحی کاوش کی بھرپور ستائش کی اور انھیں مبارک باد پیش کی۔ حاضرین نے اس بات کا اعتراف کیا کہ یہ کتاب طلبہ و طالبات میں اصلاح و احساس کے تئیں انقلابی تبدیلی لا سکتی ہے، نیز اساتذہ کرام کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگی۔ واضح رہے کہ موصوف اس سے قبل بھی پانچ اہم تصانیف "125 تعمیری، اصلاحی و تحریکی اقوالِ زرّین" (حصہ اوّل و دوم)، "500 تحریکی، پسندیدہ اشعار" اور "اقوالِ زرّین، شکوے شکایتوں کا آئینہ" اور "500 تحریکی اقوالِ زرّین و 100 اشعار" شائع کر چکے ہیں جو علمی حلقوں میں پذیرائی حاصل کر چکی ہیں۔ ان کا آن لائن "اعتبار نیوز پورٹل" پر مستقل کالم "تحریک طالب علم" میں تحریکی شخصیات، پسندیدہ اشعار، جنرل نالج، لطائف و اقوالِ زرّین ہر اتوار کو شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے مضامین ملک کے ممتاز رسائل و اخبارات جیسے روزنامہ تہلکہ ٹائمز ناندیڑ، روزنامہ منصف حیدرآباد، ماہنامہ سائنس نئی دہلی، ماہنامہ اُمنگ دہلی، میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔

روزنامہ الہلال ٹائمز بزم شمع ادب بیڑ کے
جلسہ تقسیمِ انعامات و اعزازات اور نو منتخب مسلم
اراکین بلدیہ کے استقبال کا 31/ جنوری کو انعقاد

بیڑ (نامہ نگار) روزنامہ الہلال ٹائمز بیڑ ضلع کا واحد روزنامہ ہے جو گروپ میں تبدیل ہو کر مراٹھی اخبار بھی شائع کرنے کا کام کرتا ہے جبکہ ساتھ ہی ادبی، ثقافتی، سیاسی، سماجی تحریکوں کا بھی علمبردار ہے جو مختلف مراحل میں کام کرتا؟ رہا ہے بیڑ ضلع کی قدیم اُردو تنظیم بزم شمع ادب بیڑ کے ہمراہ اور اندرا گاندھی میموریل ہائی اسکول بیڑ، ملت گروپ ؟ف اسکول اور پیپلز ہائی اسکول کے زیر اشتراک گذشتہ ۸۱ سالوں سے طلبا و طالبات کے لئے ضلع سطح تحریری، تقریری مقابلوں کا انعقاد عمل میں لانے کے ساتھ بیڑ ضلع کی ماضی کی شخصیات کے نام سے نئی نسلوں کو اعزازات تفویض کرنے کا کام انجام دیتا ہے اور ساتھ ہی قومی سطح کے ؟ل انڈیا مشاعرے کا انعقاد بھی عمل میں لاتا رہا ہے، امسال یہ پروگرام مراٹھا ؟ندولن کے بانی اور مراٹھا لیڈر منوج جرانگے پاٹل کی خصوصی موجودگی میں ۱۳/ جنوری بروز ہفتہ بوقت: شام ساڑھے ۵ بجے ملت گروپ اُردو اسکول عقب ٹی وی ایس شوروم نزد بارشی ناکہ پل بارشی روڈ پر عمل میں لایا جا رہا ہے جس میں مہمانان خصوصی کے طور پر گیورائی کے رکن اسمبلی وجئے سنہہ پنڈت، بیڑ کے ضلع بلدیہ کے نمائندے شیخ مجیب، منجلے گاوں کینائب صدر بلدیہ صحال چاوش اور شامنامہ بیڑ رپورٹر کے مدیر شیخ طیب موجود رہیں گے۔ جبکہ اسی شب اسی مقام پر ۸ بجے ؟ل انڈیا مشاعرے کا انعقاد عمل میں لایا جا رہا ہے جس کی صدارت مراٹھواڑہ کے سرپرست شاعر سلیم محی الدین (پربھنی) انجام دیں گے جبکہ مہمان شعرا کرام میں بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر الطاف ضیاء (مالیگاوں)، نوازش نظر (لکھنو اُتر پردیش)، زنیت مراد ؟بادی (مراد ؟باد)، بین الاقوامی شہرت یافتہ مزاحیہ شاعر مرحوم مالیگانوی (مالیگاوں) بین الاقوامی شہرت یافتہ مزاحیہ شاعر عطا حیدر ؟بادی (ناندیڑ) نوجوان شاعر عقیل احمد عاقل (منگلور پیر مہاراشٹر)، رضی الدین رضی (پربھنی) امام الدین امام (پربھنی) اپنا کلام پیش کریں گے جبکہ مقامی شعرا کرام میں حاجی عبدالخالق ساغر (بیڑ)، ندیم مرزا (بیڑ)، جمیل مرزا (بیڑ) نجی اللہ خان نجی (بیڑ حالمقیم شریوردھن) اپنے کلام پیش کریں گے، مشاعرے میں خواتین کے لئے خصوصی نشستوں کا نظم رکھا گیا ہے جبکہ مشاعرہ کی نظامت روزنامہ الہلال ٹائمز کے مدیر محمد قمر الایمان خان یوسف زئی انجام دیں گے۔

اے پی سی آر مہاراشٹر کے زیر اہتمام 'مظلومیت سے انصاف تک'
بے سہاروں کا تحفظ' کے عنوان سے نشست کے لیے عالمی

ممبئی کے تاریخی اسلام جمخانہ میں 24 جنوری 2026 کو ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (APCR) مہاراشٹر کے زیر اہتمام ایک نہایت اہم اور خصوصی پروگرام بعنوان 'فرام وکٹم ٹو جسٹس: پروٹیکٹنگ دی پاور لیس' (مظلومیت سے انصاف تک: بے سہاروں کا تحفظ) منعقد ہوا جس میں ملک کی مقتدر علمی، قانونی اور سماجی شخصیات نے شرکت کر کے موجودہ پُرآشوب حالات میں انصاف کے حصول اور پسماندہ طبقات کے حقوق کے تحفظ پر سیر حاصل گفتگو کی۔ پروگرام کے کلیدی مقرر اور اے پی سی آر کے نیشنل سکریٹری جناب ندیم خان نے ایک جامع دستاویزی پیشکش (PPT) کے ذریعے ملک بھر میں انسانی حقوق کی سنگین پامالیوں پر مبنی تفصیلی رپورٹ پیش کی اور ان ناانصافیوں کے خلاف تنظیم کی ملک گیر قانونی جدوجہد کا عملی خاکہ شرکاء کے سامنے رکھا جس کے لرزہ خیز حقائق سن کر ہال میں سناٹا چھا گیا اور حاضرین اس حد تک ششدر رہ گئے کہ انہیں ملک میں انسانی حقوق کی اس قدر وسیع پیمانے پر ہونے والی پامالیوں کا اندازہ تک نہ تھا، چنانچہ اے پی سی آر کی ان انتھک اور مخلصانہ قانونی کوششوں کو حاضرین نے بے حد سراہا اور متاثر ہو کر اس بات کا اعتراف کیا کہ ناانصافی کے خلاف سینہ سپر ہونا اور قانونی جدوجہد کو منظم کرنا وقت کی اولین ضرورت ہے کیونکہ مظلوم کی دادرسی کے لیے محض جذبات نہیں بلکہ ٹھوس حکمت عملی اور قانونی آگاہی ناگزیر ہے۔ ندیم خان نے اپنے وسیع تجربے کی روشنی میں سماجی انصاف کے مشن کو مہمیز کرنے کے لیے ایک واضح روڈ میپ بھی پیش کیا جسے عوامی و سماجی حلقوں میں بے حد پذیرائی ملی۔ اس موقع پر دہلی یونیورسٹی کے معروف دانشور پروفیسر اپورو انند نے اپنے مخصوص عالمانہ انداز میں خطاب کرتے ہوئے انسانی حقوق کی پامالیوں اور سماجی ڈھانچے میں رونما ہونے والی تبدیلیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ انصاف کا سفر تبھی مکمل ہوتا ہے جب معاشرے کا آخری فرد بھی خود کو محفوظ تصور کرنے لگے۔ ممتاز قانون داں سینئر ایڈوکیٹ یوسف مچھالا نے قانونی پیچیدگیوں اور عدالتوں کے ذریعے مظلوموں کی دادرسی کے طریقہ کار پر گراں قدر تکنیکی و فکری نکات بیان کیے، جبکہ جسٹس ابھے تھپسے صدر اے پی سی آر مہاراشٹرا نے عدلیہ کے کلیدی کردار اور قانون کی بالادستی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ بے سہاروں کی پشت پناہی کرنا ہر انصاف پسند شہری کا اخلاقی فریضہ ہے۔ مقررین نے اے پی سی آر مہاراشٹر کی ان مخلصانہ کوششوں کی بھرپور ستائش کی اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ ایسی نشستیں معاشرے میں بیداری اور حوصلہ پیدا کرنے کا مؤثر ذریعہ ثابت ہوتی ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر اے پی سی آر مہاراشٹرا کے جنرل سیکرٹری شاکر شیخ نے تمام معزز مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کو دہرایا کہ تنظیم مستقبل میں بھی انسانی حقوق کے تحفظ کی جدوجہد کو مزید استحکام کے ساتھ جاری رکھے گی، جبکہ اس تقریب میں شہر کی ذی اثر شخصیات بشمول جناب یوسف عبرانی، جناب فاروق شیخ، جناب نظام الدین اور دیگر معززین نے بھی شرکت کر کے پروگرام کی اہمیت کو دوچند کیا۔

عوامی مسائل پر آواز بلند رکھیں، پارٹی آپ کے ساتھ ہے: ورشا گائیکواڑ

ممبئی: ممبئی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں کانگریس کارکنوں نے غیر معمولی جنونی و سیاسی دباؤ کا مقابلہ کرتے ہوئے بھرپور جدوجہد کی۔ ممبئی کے عوام نے کانگریس کے 24 کونسلروں کو میونسپل کارپوریشن میں منتخب کر کے بھیجا ہے۔ یہ تمام منتخب کونسلر عوامی مسائل کو ایوان میں پوری قوت کے ساتھ اٹھائیں گے، جو امیدوار کامیاب نہیں ہو سکے انہیں ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اپنے اپنے وارڈ میں عوامی مسائل، بنیادی سہولتوں اور شہری مشکلات پر مسلسل آواز بلند رکھیں، کانگریس پارٹی مکمل طور پر آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔ یہ بات ممبئی کانگریس کی ریاستی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے کہی ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں شکست کھانے والے کانگریس امیدواروں کی ایک خصوصی میٹنگ ورشا گائیکواڑ کی صدارت میں ممبئی کانگریس کے دفتر راجیو گاندھی بھون میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کے انتخابات بنیادی طور پر کارکنوں کے انتخابات ہوتے ہیں اور کارکنوں کے مشورے کے مطابق ہی کانگریس پارٹی نے وچت بہوجن اگھاڑی اور دیگر اتحادی پارٹیوں کے ساتھ اتحاد کر کے انتخاب لڑا۔ ایک طرف بے تحاشا دولت کا استعمال، پولیس، انتظامیہ اور الیکشن کمیشن کی پشت پناہی تھی، جبکہ دوسری طرف آئین، جمہوریت اور عوامی حقوق کے تحفظ کے لیے لڑنے والے کانگریس کے کارکن تھے۔ اس انتخاب میں اقتدار کا کھلے عام غلط استعمال کیا گیا، امیدواروں پر دباؤ ڈال کر نام واپس لینے پر مجبور کیا گیا، حتیٰ کہ آئینی عہدوں پر فائز افراد نے بھی دباؤ کی سیاست کی۔ ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ کانگریس پارٹی کو اگرچہ متوقع کامیابی حاصل نہیں ہو سکی، لیکن اس کے باوجود ممبئی کے عوامی مسائل جیسے صحت، پینے کے صاف پانی کی قلت، آلودگی، تعلیم، عوامی ٹرانسپورٹ، بیسٹ بس خدمات، ٹریفک اور سڑکوں کے گڑھوں جیسے بنیادی مسائل پر کانگریس پوری طاقت کے ساتھ آواز اٹھاتی رہے گی۔ میٹنگ کے دوران کئی کارکنوں نے یہ شکایت بھی رکھی کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں الیکشن کمیشن کا کردار مشتبہ رہا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کی؟۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔